الحمد للہ حمد الشاکرین

کہ

دربار رسالت (علیہ افضل التحیۃ) میں یہ عقیدت کے پھولوں کی ایک زرنگار کشتی عالیجناب سید ایوب علی صاحب رضوی نے پیش کی ہے جو گلہائے نعت سرکار رسالت اور غنچہائے منقبت اولیاء امت و مجددین و ملت کی بھینی خوشبوؤں سے انشاء اللہ تعالیٰ زائرین کے دل و دماغ کی فضا کو معطر کر دے گی

مسمیٰ باسم تاریخی

باغ فردوس

۱۳۵۲ھ

معروف بہ

گلزار رضوی

بفرمائش جناب سیّد قناعت علی صاحب رضوی

باہتمام سید فدا حسین ہاشمی بی، اے (علیگ)

یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ میں

چھپکر

رضوی کتبخانہ محلہ بہاری پور بریلی سے شائع ہوا

فہرست

یہی تو ہے کلیدِ باغِ فردوس

بقیہ فہرست ۴۶ پر ملاحظہ فرمائیے

فلک پر قدسیوں میں شور ہے اللہ اکبر کا
ہوا مہماں عرب والا خدائے پاک برتر کا

ہر اک شاہ و گدا محتاج ہے میرے پیمبر کا
زمانہ جس سے پلتا ہے وہ صدقہ ہے اسی در کا

نہ شنوائی کہیں ہوگی گنہگار و سیہ کار و
چلو بس تھام لو دامن شفیعِ روزِ محشر کا

وہاں اے تشنہ کامو تشنگی اپنی بجھا لینا
وہ دریا موج زن ہے سامنے ساقیِ کوثر کا

قیامت میں ہمیں پل سے گزرنا اک قیامت ہے
مدد فرمائیے سرکار صدقہ آلِ اطہر کا

یہ دنیا دارِ فانی ہے جو آتا ہے وہ جاتا ہے
کہیں بھی آج باقی ہے نشاں دارا سکندر کا

عجب شہرِ خموشاں ہے عجب وحشت کا عالم ہے
اندھیرا دور کر دے ماہِ طیبہ اس نئے گھر کا

مصائب دردِ ہجراں کے ابھی کافور ہو جائیں
پلٹنا پر تمہارا کام ہے میرے مقدر کا

رسولوں میں رسولِ پاک کا ہمسر نہیں کوئی
صحابہ میں ابو بکر و عمر عثمان و حیدر کا

اگر ہم بھی کہیں اہلِ مدینہ ہم وطن ہوتے
تو آپ ہی بانٹ دیتے تم ہمیں حصہ برابر کا

قتیلِ خنجرِ عشقِ نبی پر کیا اثر ہوگا
عبث ہے اے عدو نوکِ سناں سے پے بہ پے چرکا

ہزاروں کافروں کو کر دیا فی النار دم بھر میں
تماشہ جاں نثاروں نے دکھایا بحرِ احمر کا

غلامانِ رضائے مصطفےٰ خائف ہو کیوں پل سے
تمہارے ہاتھ میں دامن ہے جب جامی دیاور کا

کھڑے ہیں منتظر عشاق آئے مالکِ ﷺ مدینے کے | کرم فرما ذرا پردہ حریمِ خاص کا سرکا

ذرا ایوب رضوی نامِ والا لے کے دیکھو تو
کہ لب بندھتے ہیں آتا ہے مزہ قندِ مکرر کا

ہونے والا دھوم سے جلسہ ہے کل سرکار کا | بن سنور جاؤ بلاوا ہے بڑے دربار کا
اے دلِ ناشاد کچھ پاسِ ادب بھی چاہیے | ضبط۔ او نادان۔ کر۔ بخیہ لبِ اظہار کا
آمد آمد کی خبر جس وقت طیبہ میں ہوئی | منتظر ہر ایک تھا خورد و کلاں انصار کا
شربتِ دیدار کے پیاسے کھڑے ہیں منتظر | ساقیا لجائے صدقہ اہلبیتِ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) اطہار کا
رحم کُن بر حالِ ما یا رحمۃ للعلمیں ﷺ | ابتو رہنا ہی بہت مجھپر ہجوم افکار کا
اللہ اللہ (عزوجل) مرتبہ تیرا جتانے کے لیے | برق دم لیکر اُڑا رفرف صبا رفتار کا
کس سے ہیں تشبیہ دوں تیرے رُخِ پُر نور کو | چاند سورج عکس ہیں کس کا۔ ترے رُخسار کا
کیا نرالے ڈھنگ کی ہے سجدہ گاہِ عاشقاں | نقشۂ محراب کھینچا ابروئے خمدار کا
ماہِ طیبہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے مقابل مہر کا یہ حال ہے | زرد چہرہ جیسے ہو جائے کسی بیمار کا
بادشاہانِ جہاں منگتا ہیں اس سرکار کے | خم درِ والا پہ دیکھا سر ہر اک سردار کا
روح کھنچتے ہی عزیزوں نے کنارا کر لیا | اپنے جب ایسا کریں پھر کیا گلہ اغیار کا
چین سے سوتا رہے گا حشر تک لاریب وہ | مل گیا سایہ جسے مولا تری دیوار کا
جا نہیں سکتا قوافل سے کوئی فردوس میں | داخلہ جبتک نہو گا قافلہ سالار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا
لو نہ گھبراؤ شفیعِ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) روزِ محشر آگیا | وہ پھریرا عاصیو چمکا علمبردار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا

یا الٰہی خاتمہ بالخیر ہو ایوب کا
اور نہ چھوٹے ہاتھ سے دامن کبھی سرکار کا

ق

گردشِ چرخ پہ الزام ہی جانے نہ دیا | بلکہ اعمال نے طیبہ مجھے جانے نہ دیا
اور پھر چرخ تو ساکن ہے یہ گردش کیسی | کیا یہ فتوائے شریعت علما نے نہ دیا

یہ وہ دربار دُرر بار ہے اللہ اللہ
ہاتھ خالی کوئی منگتا کبھی جانے نہ دیا

کونسی شے ہی نہو آپ کے جو پیشِ نظر
کونسا غیب ہی جو تمکو خدا نے نہ دیا

کشمکش میں ہوں دو ہائی ہی مدینہ والے
ہی اجل سر پہ کھڑی مژدہ صبا نے نہ دیا

ہائی اس عشق کی تشخیص کرے کیا حاذق
اس مرض میں تو کبھی کام دوا نے نہ دیا

نالۂ بلبلِ شیدا کا بُرا ہو جس نے
دلِ بیتاب مجھے راہ پہ لانے نہ دیا

ہمنے جس آگ کو سینہ میں دبا رکھا تھا
اے مدینہ کی ہوا تو نے دبانے نہ دیا

عمر ساری جو کٹی لہو و لعب میں اپنی
اس ندامت نے مجھے سر کو اُٹھانے نہ دیا

خاک میں مل گئے لے خاک کے پتلے پھر بھی
اے صبا تو نے انھیں خاک اُڑانے نہ دیا

جیتے جی سمجھے تھے آئیگی ہمیں قبر میں نیند
شوقِ دیدار نے پر آنکھ لگانے نہ دیا

دل کے ارمان چلے لے کے جنازہ میرا
آہ کچھ کام مری آہِ رسا نے نہ دیا

حسرتوں کو مری جانب سے کوئی سمجھا دے
میں کروں کیا مجھے وقفہ ہی قضا نے نہ دیا

دُور ہی سے ہمیں تصویر دکھا کر رکھ لی
اُف نکیرین نے کلیجہ سے لگانے نہ دیا

قول صادق ہے کہ مُردہ ہی بدست زندہ
چلتے چلتے بھی مجھے موںھ کو چھپانے نہ دیا

دیکے چھینٹا مری تربت کی دبا دی مٹی
اب ہی الزام کہوں ساتھ ہوا نے نہ دیا

روح قالب میں در آئی جو نکیرین آئے
پر سوالات کا موقع ہی رضا نے نہ دیا

نیزے ہوتے یہ زباں سے مری کلمہ نکلے
گردشِ چرخ نے طیبہ مجھے جانے نہ دیا

زائرو ترکِ رفاقت سے ہوا کیا حاصل
کیا مرا ساتھ مرے آبلہ پا نے نہ دیا

خار کھاتے ہیں وہی جنکے ہیں دلمیں کانٹے
دشتِ طیبہ میں مجھے ایک بھی پا نے نہ دیا

خوب سیراب ہو دریائے کرم جوش پہ ہے
پھر نہ کہنا کہ ہمیں پیاس بجھانے نہ دیا

نار میں جانے ہی والے تھے گنہگار مگر
ہاتھ بھی تم نے فرشتوں کو لگانے نہ دیا

کونسی ایسی کشش غرب میں ہی شمس و قمر
جس نے برعکس کبھی تمکو ہے جانے نہ دیا

ہری بیتابی تو ظاہر ہے مگر اے خورشید ق چین دم بھر تجھے کس چیز نے پانے نہ دیا
اور پھر تجھکو خدا (عزوجل) نے تو عطا کی رفعت ق کیا نہیں پیشِ نظر کیا ہے دکھانے نہ دیا
تلملا کر مری جانب وہ ہوا یوں گویا ق تو نے افسوس مجھے راز چھپانے نہ دیا
معترف ہوں تری ہر بات سے لیکن بخدا ق ایک ذرّہ بھی مشیّت نے دکھانے نہ دیا
اور وہ یوں کہ ہی اس وقت مری پشت ادھر ق بس اسی نے تو سکوں مجھکو ہے پانے نہ دیا
کبھی ڈوبا کبھی اچھلا کبھی تڑپا مچلا ق پھر بھی تقدیر نے پلٹا مجھے کھانے نہ دیا
کیا قیامت ہی قیامت نہ ابھی تک آئی قرنیں گن گن کے کٹیں رُخ کو گھمانے نہ دیا

اور بھی کوئی نہیں تو ارے ایوب ملول
غوث (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ہاتھ میں کیا ہاتھ رضا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے نہ دیا

مشتاقِ زیارت ہوں آقا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا (صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم)
طیبہ کا چمن آنکھوں میں بسا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
نادم ہوں اپنے معاصی پر للہ کرم ہو عاصی پر
دھو ڈالیے میرے جُرم و خطا سلطانِ جہاں محبوب خدا (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
ہیں اور مدینہ کی گلیاں کھل جاتی ہیں کیوں دل کی کلیاں
کس موہنہ سے کہوں دکھلا دو ذرا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
لاچار غریبوں کے والی عصیاں کی گھٹا کالی کالی
دامن میں چھپا اے ابرِ سخا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
ناپاک کمینوں کو پالا کِس نے پالا تم نے پالا
تم پر ہوں مرے ماں باپ فدا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
موہنہ مانگی مرادیں پائیں جہاں لاکھوں منگتا شاہانِ جہاں
نادار کو بھی ٹکڑا ہو عطا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

اے بادِ صبا پیغام مرا از بہرِ خدا عزوجل پہنچا دے ذرا
کب ہوگی شہا مقبول دعا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کس کس کا کہیں موبفہ جائیں کہاں۔ ہیں سارے براتی سرگرداں
دولھا ہے تمہارے سر سہرا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ہاں اہلِ سنن ہو ملکے دعا روضہ کی طرف موبفہ کرکے ذرا
چھوٹیں نہ کبھی دامانِ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلطانِ جہاں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محشر میں ہوں ہمپر سایہ کناں آمین کہو سب خورد وکلاں
بجتا رہے عالم میں ڈنکا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مسرور رہیں شیدا ان کے مقہور رہیں اعدا ان کے
پیرانِ سلاسل رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا صدقہ سلطانِ جہاں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تصنیف رسائل ہیں جتنے۔ کافور رہیں ان سے فتنے
عالم میں رہے گھر گھر چرچا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شائع ہوں ذخائر ہندسیہ۔ توقیت و فتاوئے رضویہ
مشتاق ہے مذہب حنفیہ سلطانِ جہاں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آنکھوں کی ضیا اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ہیں دل کی جلا اعلیحضرت
ہے سب یہ کرم آقا تیرا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ہے حق عزوجل کی رضا احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا۔ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا مرضی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ایوب اسی در کا ہے گدا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

رب نے فرمادیا یہ حاکمِ دوراں ہوگا
اور سلاطین کا بھی قاسم تیجاں (تاج کی جمع) ہوگا

کل کسوٹی پہ کسا جاؤں تو پرواہ نہیں
ہے خریدار کھرا۔ مال نہ ارزاں ہوگا

کیا ہی نیند آئے مزے کی جو کہیں اہلِ بقیع
بستر اتر الپس گورِ غریباں ہوگا

طائرِ روح نے جس وقت قفس کو توڑا
اُڑ کے آقا ترے روضہ پہ ثنا خواں ہوگا

تیرے دربار دُربار سے ہر شاہ و گدا
پرورش پائیں ادھر بھی کبھی نیساں ہوگا

ہیں تہیدست ہوں اور راہِ عدم ہی درپیش
پاس پروانہ رضا کا تو ارے ہاں ہوگا

ہے شفاعت کا شہا تیری زمانہ قائل
وہ نہ مانیگا کہ جس کا نہیں ایماں ہوگا

تیرے ہی سر تو شفاعت کا ہے سہرا دولھا
تو جو فرمائیگا رب کا وہی فرماں ہوگا

قدمِ پاک نہ رکھیں گے جناں میں مولا
نار میں ایک بھی باقی جو مسلماں ہوگا

سگِ ناکارہ ہوں مجرم ہوں سیہ کار۔ مگر
دستگیری کو مری سیّدِ جیلاں ہوگا

لعل تو دو ہی بتولی ہیں حسن اور حسین
ویسے کہنے کو صدہا لعل بدخشاں ہوگا

مجرمو خوش ہو کہ وہ شافعِ محشر آیا
ق کیوں پریشاں ہو۔ کوئی اب نہ پریشاں ہوگا

سُن کے یہ مژدہ ہر اک حالت از خود رفتہ
ق کوئی افتاں کوئی خیزاں کوئی قرباں ہوگا

کوئی دامن پہ مچل جائیگا قدموں پہ کوئی
ق کوئی چپ محوِ لقا کوئی پشیماں ہوگا

پھر تو دریائے کرم جوش پہ آجائے گا
ق اور نے ساختہ اس طرح دُر افشاں ہوگا

ہاں چلے آؤ بڑھے عاصیو پیچھے پیچھے
ق راستہ دیکھتا فردوس میں رضواں ہوگا

لبِ اعجاز سے یہ سُن کے سیہ کاروں میں
کوئی خنداں کوئی شاداں کوئی فرحاں ہوگا

اہلِ باطل ہی نہ افسوس کرینگے اُس دم
بلکہ ابلیس بھی انگشت بدنداں ہوگا

کچھ بھی ہو لاکھ کوئی حشر میں روکے شاہا
قدمِ پاک پہ ایوب تو قرباں ہوگا

جب سیہ کاروں پہ مولا ترا داماں ہوگا
کیسے ہلکا مرا پھر پلہ میزاں ہوگا

راہ تاریک ہے پل پر تو ہمیں کیا خطرہ
رہبری کے لئے وہ نیّرِ تاباں ہوگا

اہلسنّت کے سوا غیر سے جو رسم بڑھائے
سچ تو یہ ہے کہ وہ شیطاں کا مگس راں ہوگا

وہ سخاوت میں ہیں مشہور تو میں منگتوں میں
مانگے جاؤنگا جہاں تک مرا امکاں ہوگا

اٹھ رے دل باندھ کمر چست جبریلؑ چلکر — جانے کس دشت میں قاصد مرا حیراں ہوگا

گرچہ ہوں اور بھی پردل تو یہی کہتا ہے — کوئی مجھ سا نہ زمانہ میں پُرارماں ہوگا

ق

انگلیاں پنجۂ خورشید کی دیتی ہیں پتہ — کہ اسی سمت مدینہ کا بیاباں ہوگا

پر بھی ایماہی اگر طاقتِ پرواز ہے کچھ — پھر کے ساتھ چلو راستہ آساں ہوگا

تم نے دو توں کو ہنسایا ہے ہمیشہ مولا — دلِ ناشاد بھی آقا کبھی شاداں ہوگا

جس سے فریاد کرینگے نہ سُنیگا کوئی — بس فقط تو ہی گنہگاروں کا پرساں ہوگا

حرمِ پاک سے ناپاک علیہ اللعنۃ — دور کمبخت یہ کب نجد کا شیطاں ہوگا

لو حسین ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگئے مقتل میں حضور — ہائے اب کیسا یہاں گنجِ شہیداں ہوگا

عندلیبو کتبِ عشق کا عالم ہوں میں — اور لیا تم نے فقط درسِ گلستاں ہوگا

کب وہ دن آئیگا مولا کہ غبارِ طیبہ — میرے چہرہ پہ مَلا چاک گریباں ہوگا

نقدِ جاں دیکے عزیزوں سے کنارہ کرکے — آبسا قبر میں۔ کب دید کا ساماں ہوگا

اے جنوں حد سے نہ بڑھ ہوش سے مدہوش نہ ہو — ورنہ دامن ہی رہیگا نہ گریباں ہوگا

ایک تو ویسے ہی چھلنی ہے کلیجہ میرا — نہ بھڑک جائے کہیں آگ چراغاں ہوگا

عندلیبانِ چمن تمکو مبارک گلشن — ہمسے آباد تو اب شہرِ خموشاں ہوگا

اخترِ ایوب کا لبریز ہے پیمانۂ صبر
اے بلا ساقیٔ کوثر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ترا احساں ہوگا

سیدِ ابرار صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ قریب آگیا — کاشفِ اسرار کا جلوہ قریب آگیا

احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ قریب آگیا — پرتوِ ستار کا جلوہ قریب آگیا

معصیت کوشو چلو موںھ نہ چھپاؤ بڑھو — اپنے مددگار کا جلوہ قریب آگیا

غافلو ہشیار ہو خواب سے بیدار ہو — مہرِ ضیا بار کا جلوہ قریب آگیا

ظلمتیں زائل ہوئیں۔ رحمتیں نازل ہوئیں — نفحۂ انوار کا جلوہ قریب آگیا

کیوں ہے پریشان حال - ہوتا ہے کیوں خستہ حال
مونس و غمخوار کا جلوہ قریب آگیا

دفن میں تعجیل ہو کچھ نہ قال و قیل ہو
طیبہ کے دربار کا جلوہ قریب آگیا

بولے نہ بولے کوئی پوچھے نہ پوچھے کوئی
اپنے طرفدار کا جلوہ قریب آگیا

آئی نسیم بہار - دشت ہوئے لالہ زار
مژدہ ہو سرکار کا جلوہ قریب آگیا

اوّلین و آخریں جس کے ہیں زیر نگیں
اُس سپہ سالار کا جلوہ قریب آگیا

مرحبا صلّ علےٰ مرحبا صلّ علےٰ
خلق کے سردار کا جلوہ قریب آگیا

برج گرے کسریٰ - تھی بتوں میں تھرتھری
دافعِ اشرار کا جلوہ قریب آگیا

بادشہِ دوجہاں (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آتا ہے باعز و شاں
وقت ہے اذکار کا جلوہ قریب آگیا

دفعۃً آئی ندا - ہاں بڑھو زیرِ لوا
لو علم بردار کا جلوہ قریب آگیا

ہے قریں ایوب اب شاہِ دیں محبوب رب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
اُٹھو خریدار کا جلوہ قریب آگیا

ارمان بھرے دل سے ارمان اُٹھا کرنا
رہ رہ کے تصوّر میں جاں اپنی فدا کرنا

ہو خیر تری داتا منگتا کا بھلا کرنا
دیتا ہوں صدا کب سے للّٰہ عطا کرنا

لاکھوں چلے آتے ہیں لاکھوں لیے جاتے ہیں
خیرات تری داتا دن رات بٹا کرنا

موہ اپنے خزانوں کے کھلوا دیے منگتوں پر
سرکار کی عادت میں داخل نہیں (یعنی نہیں) لا کرنا

وہ شافعِ محشر ہیں - میں بندۂ ناکارہ
واں عفو و عطا کرنا - یاں جرم و خطا کرنا

بلوا لو مدینہ میں - بلوا لو مدینہ میں
رہ رہ کے یہی رٹنا ہے بس اب تو رٹا کرنا

بلجائے مدینہ کی جاروب کشی قاصد
کونین کے دولھا سے یہ عرض ذرا کرنا

مرقد میں تنِ تنہا مدہوش ہے سودائی
گیسوئے معنبر کی تربت سے ہوا کرنا

رہ رہ کے بلکتا ہوں یادِ شہِ بطحا میں
ق اے عشق بتا تو ہی اب چاہیے کیا کرنا

ہنس کر یہ کہا اُس نے - اُٹھ سوئے مدینہ چل (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
قدموں میں رہا کرنا - دل چاہے فدا کرنا

بہہ جائیں نہ چشمے ان چشموں سے کہیں ساقی
پچھتائیں نتیجہ کیا۔ خود کردہ علاج نیست

سرکار مدینہ کے ہوتے ہوئے او ناداں
بیمارِ محبت ہوں تدبیر سے کیا ہوگا

ملتے بھی نہ طیبہ سے یہ شمس و قمر لیکن
اس قوسِ[عہ] خدا میں ہی کیا راز سمجھتے ہو

ناشاد دلِ مضطر کیوں جان کھپاتا ہے
کل روزِ قیامت میں دل کھول کے جی بھر کے

سکرات کا عالم ہے احسان کرو اتنا
اے موت دمِ نزع دم لے کہ دمِ واپس

اے مرغِ قفس تو نے کچھ بھی نہ رفاقت کی
اور اس پہ ترا ظالم یوں کہنا۔ ملیں گے پھر

میں نے کہا سنتا جا۔ بولا کہ نہیں مہلت
عرفات مقامِ حج چلے حاجی یہ شب ہے شبِ[عہ] عرفہ

ان گیسوئے مشکیں کا سودا ہے اگر سر میں
اب آپکے ہی سر ہے یہ میری ڈھلی بگڑی

لاچار کی میت ہے۔ نادار کی میت ہے
مجرم کو نہ شرماؤ۔ موںھ دیکھ کے کیا ہوگا

لو یاد پھر آیا وہ کوثر کا عطا کرنا
کیا ہائے کیا ہم نے کیا چاہیے تھا کرنا

فریاد ہو اور رونے سے۔ ان سے ہی کہا کرنا
بے سود دوا کرنا بے کار دعا کرنا

مکتوب ازل سے تھا چکر میں رہا کرنا
یہ بابِ شفاعت ہی سرکار کو وا کرنا

ق نامِ شہِ والا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر روز جپا کرنا
دیدار ہی کرنا۔ دیدارِ خدا عزوجل کرنا

دو بوند ہی ٹپکا دو زمزم ابھی لا کر۔ نا
دم بھر کو وہ آئیں گے قدموں میں فنا کرنا

ق یوں چھوڑ چلا تنہا۔ لازم تھا وفا کرنا
ق یہ سارے گلے شکوے کل روزِ جزا کرنا

میں نے کہا اک لمحہ۔ بولا کہ بکا کرنا
بیدار ہو اے غافل کچھ ذکرِ منیٰ[عہ] کرنا

وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی اے دل تو پڑھا کر۔ نا
عاصی کو سزا دینا یا صاف رہا کرنا

احباب ذرا دل سے بخشش کی دعا کرنا
پیوندِ زمیں کر دو کیا اس کے سوا کرنا

عہ قوس خدا یعنے قوس قزح قزح شیطان کے ناموں میں سے ایک نام ہے اس لیے حدیث میں قوس خدا فرمایا ہے ۱۲ منہ

عہ شب عرفہ وہ شب جس کی صبح کو حج ہوتا ہے ۱۲ منہ عہ یہ مقام درمیان مکہ مکرمہ و عرفات کے واقع ہے اور جہاں شب عرفہ حجاج گزارتے اور عبادت میں مصروف رہتے ہیں ۱۲ منہ

عاصی کے معاصی کو دھو ڈال مرے مولا
اور قبر مری روشن اے بدر دجے کرنا

اے شوقِ دلی خوش ہو آیا وہ عرب والا
موقوف کر اب رونا اور آہ و بکا کرنا

کیوں پھول چڑھاتے ہو مجھکو ہے فقط کافی
یہ بوئے وفا میری تربت سے اُٹھا کرنا

محشر میں بھٹکی ہاری مخلوق پکارے گی
ق کبتک ہی مقدر میں ہو نہ سب کا تکا کرنا

ایک ایک سے سرور کے دکھ درد سُنا آئے
ق اب کس سے کہیں جا کر امداد ذرا کرنا

اُس وقت ندا ہوگی ہیں شافعِ محشر ہاں
یہ کام تو میرا ہے - فریاد سُنا کرنا

ایوب علی رضوی تو کلبِ رضا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہو کر
خائف ارے محشر سے - یوں حشر بپا کرنا

مرا حامی مرا مشکلکشا بغداد کا دولھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
مرا حاجت روا عقدہ کشا بغداد کا دولھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مرے احمد رضا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) یعنی مرے مولا کا ہے مولا
مرے پیارے نبی کا لاڈلا بغداد کا دولھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ہزاروں بیکلوں کی کل ہزاروں بے بسوں کا بس
ہزاروں گمرہوں کا رہنما بغداد کا دولھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

لگی ہے بھیڑ کوچہ میں ہزاروں بے نواؤں کی
وہ آیا جھومتا ابرِ سخا بغداد کا دولھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

خدا (عزوجل) نے کیسی سرکار میں عطا فرمائیں رحمت سے
حضور اچھے میاں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اہلِ ولا بغداد کا دولھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اُسے کیا خوفِ محشر جسکے سر پر سایہ گستر ہوں
جنابِ آلِ رسول - احمد رضا (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) - بغداد کا دولھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بھٹکتا پھر رہا ہوں چارسُو مقصود کی خاطر
اُڑا لیجا جہاں ہے اے صبا بغداد کا دولھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

قیامت میں مجھے وزنِ عمل کا خوف ہو - توبہ
سر میزان مدد پر ہے تُلا بغداد کا دولھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

نہ جی لگتا ہے گلشن میں نہ بوئے گل غرض آتی ہے
بسا ہے میری نظروں میں مرا بغداد کا دولھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

دلِ مضطر نہو مایوس لا کشکول جلدی سے
لے سن لے دے رہا ہے کیا ندا بغداد کا دولھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ارے ایوب رضوی تو سگِ ناکارہ ہے کس کا
تری رسوائی چاہے گا بھلا بغداد کا دولھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

صابر پیا سر کا رے موری چھائے منڈیا - جاؤں تورے بلہار رے موری چھادے منڈیا

کلیر وارے جگ اُجیارے۔ گاؤں میں توری ملہار رے موری چھادے منڈیا
گھر گھر آئے گم کے بدرا۔ کچھو کرم کی بار رے موری چھادے منڈیا
بات جو اِن جی ماس نہ پوچھی کھاؤ نگی ٹھاڑی پچھاڑ رے موری چھادے منڈیا
جنگل جنگل نگر نگری۔ ڈھونڈھ پھری سنسار رے موری چھادے منڈیا
آئی ہوں دوارے ہاتھ پسارے۔ سن لے موری پکار رے موری چھادے منڈیا
برہا کی ماری دیر سے ٹھاری۔ پیار سے لے چُمکار رے موری چھادے منڈیا
گھر۔ در بسگرا جس بن بسرا۔ کون کرے پھر پیار رے موری چھادے منڈیا
نیّا ادھر ہیں ایک بخر ہیں کردے بیڑا پار رے موری چھادے منڈیا
دجوی ؔہ برا گن ہی جبکی۔ وا کو ملن سے عار رے موری چھادے منڈیا

آج دولھا بنا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ — شاہ احمد رضا۔ شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
گلشن پُرفضا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ — بلبل خوشنوا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تونے جو کچھ کہا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ — وہ ہوا پر ہوا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیا — کس نے تیرے سوا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اہلسنّت پہ ہے بارِ احساں ترا — نائبِ مصطفےٰ شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
آستانہ ترا چھوڑ جائیں کہاں — تیرے در کے گدا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مجھکو جو کچھ ملا تیرے در سے ملا — واہ کیا ہی عطا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کیا غرض دربدر مارے مارے پھریں — جب ترا در ہے وا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تیرے مشتاقِ نادیدہ ہیں سیکڑوں — محوِ حسنِ لقا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
دوست دشمن کی بھی کچھ نہ ہمکو خبر — تو نے ظاہر کیا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ایک میں کیا ہزاروں ہیں شیدا ترے — بندگانِ خدا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
پوچھے اللہ والوں سے رتبہ ترا — مرحبا مرحبا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہ ہندی کلام میں تخلص رضی ہے۔ غفرلہ

سچ تو یہ ہے کسوٹی ہے ایمان کی — ہے کھرے سے کھرا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہم سے کھوٹوں کو پوچھے نہ پوچھے کوئی — پوچھے آقا مرا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گھٹ گھٹا کر حسد ہی میں مر جائیں — تیرے دشمن سدا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کوئی منصور اعدا میں ہو کس طرح — شیر شبیر خدا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گل ہزاروں کھلے گلشن دہر میں — پھول اعلیٰ کھلا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کشتی عمر گرداب میں ہے پھنسی — اے مرے ناخدا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کوئی مونس نہ غمخوار واحسرتا — پار بیڑا لگا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کام بگڑے سنبھل جائیں دم میں ابھی — گر کرم ہو ترا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پوچھنے کیا فرشتو ہو حسن عمل — ہے یہاں کیا سوا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خوف محشر اور ایوب رضوی تجھے
آپ لیں گے بچا شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جسے جلوہ نظر آیا امامِ اہلسنت کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ — دل وجاں سے ہوا شیدا امامِ اہلسنت کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عجم میں دھوم ہے کس کی شہِ احمد رضا خاں کی رضی اللہ تعالیٰ عنہ — عرب واصف ہوا کس کا امامِ اہلسنت کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مرادیں دل کی بر آئیں تمنائیں نکل جائیں — ابھی ہو جائے گر ایما امامِ اہلسنت کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہمارے دردِ ہجراں کا مداوا ہے فقط اتنا — نہ ہو دم بھر جدا نقشا امامِ اہلسنت کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہماری کم نصیبی ہے رہ گئے یاں ٹھوکریں کھانے — بلاوا آگیا تنہا امامِ اہلسنت کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نہیں یارائے فرقت دفن میں تعجیل ہو یارو — کہ ہے پیشِ نظر جلوا امامِ اہلسنت کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بڑی مدت میں مر کر ہوا دن آج یہ حاصل — سرِ بالیں ہوا پھیرا امامِ اہلسنت کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رضا اپنے غلاموں کو لیے جب پل سے گزریں گے — تو ہوگا شور اک برپا امامِ اہلسنت کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لوائے الحمد کے نیچے جگہ ہم کو ملے یارب — کریں دل بھر کے نظارا امامِ اہلسنت کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قیامت میں مفر کی منکر و تدبیر کیا سوچی — کہ ہوگا گھونسا گوڑا امامِ اہلسنت کا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ندا ہوگی۔ غلامانِ رضا رضوان سے یوں کہدیں
ملا ہے ہمکو پروانہ امامِ اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

جماعت اہلسنت زور سے نعرہ لگائے گی
ہمارے مالک و مولا امامِ اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ق

ہزاروں اعلیٰ حضرت بنگئے پردہ کیا جس دم
مگر پایا نہ ہم پایہ امامِ اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کفِ افسوس مَل مَل کر وہابی کہہ رہے ہونگے
نہ مانا ہائے کل کہنا امامِ اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اُسی کا یہ نتیجہ ہے اُسی کا ہے یہ خمیازہ
کہ تکتے رہگئے چہرا امامِ اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سمجھ لو نام لیوا ہی۔ عقیدہ اہلسنت ہی
کہ جس کے دل میں ہے طغرا امامِ اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ملے صبر و قناعت کا نہ کیوں حصہ تجھے رضوی
کہ تو اب ہی۔ بندہ امامِ اہلسنت کا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اے مرے ملجئے شاہ احمد رضا
رُخ سے پردہ اُٹھا شاہ احمد رضا
پیاری صورت دکھا شاہ احمد رضا
میری آنکھوں میں آ شاہ احمد رضا
میرے دل میں سما شاہ احمد رضا

سلسلہ ہے زبردست غالب ترا
نور کا ایک پتلا ہے قالب ترا
کب حجابات اُٹھائیگا حاجب ترا
تو ہے مطلوب میرا میں طالب ترا
چاہیے اور کیا شاہ احمد رضا

مقتدی کل جو تھے مقتدا آج ہیں
منتہی استفادہ کے محتاج ہیں
تیرے ہمعصر دیتے تجھے باج ہیں
تاج سر کا بنائیں جو سرتاج ہیں
تیری نعلین کا شاہ احمد رضا

یہ دعا ہے بدرگاہِ عالی مقام
زیر سایہ رہیں حشر میں سب غلام
فقہائے عجم میں ہے مشہور نام
علمائے عرب نے بنایا امام
اے مرے پیشوا شاہ احمد رضا

کچھ تو للہ فرمان فرمایئے
نام لیوا پہ احسان فرمایئے

نگہِ لطف ذی شان فرمایئے	مشکلیں میری آسان فرمایئے

میرے مشکلکشا شاہ احمد رضا

روح قالب میں ہیبت سے تھرا گئی ناموافق ہوا آکے ٹکرا گئی	ناخدا لے خبر جان پر آگئی ناؤ منجدھار میں آکے چکرا گئی

ہاتھ دے میں چلا شاہ احمد رضا

ہائے ایوب آنسو بہا کر کہے داستانِ الم گڑگڑا کر کہے	پاک قدموں پہ سر کو جھکا کر کہے اپنے دُکھ درد کو قبیں جا کر کہے

کس سے تیرے سوا شاہ احمد رضا

آئی بھرے دربار رے برکاتی دولھا	لائی گگر سرکار رے برکاتی دولھا
انگنا بہاروں رنگ رچاؤں	گاؤں گی میں تو تمہارے رے برکاتی دولھا
کھیون ہارے راج دلارے	کردے بیڑا پار رے برکاتی دولھا
باٹ تکت ہیں سگری سکھیاں	درس دکھا سرکار رے برکاتی دولھا
جنگل جنگل - نگری نگری	ڈھونڈھ پھری سنسار رے برکاتی دولھا
رس بھری بتیاں یاد آوت ہیں	بول سُنا دو چار رے برکاتی دولھا
ہم کو تو بالم تم ہی اکیرے	ہم جیسے تمرے ہجار رے برکاتی دولھا
سکھیاں گن گن پار اُتر گئیں	ہم ٹھہرے اُر پار رے برکاتی دولھا
آلِ رسولی ہاگ سے چُن کر	لائی ملنیا ہار رے برکاتی دولھا
نوری میاں کے نور سے رم جھم	نور کی برسے پھوار رے برکاتی دولھا

رجوی تہارے پیّاں لاگے
(یعنی رضا علیہ)
پیارے رجا چمکار رے برکاتی دولھا

پیارے رے رجا موری بھر دے گگریا	اچھے رجا موری بھر دے گگریا

نیناں ملوں تورے پیّاں پڑوں میں
بھیج نہ جائے کہیں موری چُندریا
بلہاری جاؤں پیا۔ ڈاروں گلے بیّاں
سیّاں میں تورے پیّاں دھودھو پیوں گی
چوماسی کالی کالی بلما ہیں رتیاں
گروا میں ڈاروں تورے پھولوں کے گجرے
سکھیاں تو پیر سے بدرا بھر بھر لے گئیں

راج کنور وا موری بھر دے گگریا
چھائی بدریا موری بھر دے گگریا
بانکے سیّہیا موری بھر دے گگریا
بھر دے گگریا موری بھر دے گگریا
پیارے چندرما موری بھر دے گگریا
واری میں دولہا موری بھر دے گگریا
دن مُندنے آیا موری بھر دے گگریا

رجوی ہے ٹھاری رجوا آس لگائے
دور نگریا موری بھر دے گگریا

اچھے رجا کی میں لائی سکھی پیاری گگریا
چرنوں میں لیکے میں آئی سکھی پیاری گگریا
پریم گھٹی کا مدہ بھرن کو سُنہرے پاکی سجائی سکھی پیاری گگریا
پورب پچھم اُتر دکھن سگرے نگر میں پھرائی سکھی پیاری گگریا
لاکھ جتن بری کر ڈارے۔ موری تو من کو بھائی لُبھائی سکھی پیاری گگریا
آج جسے پینا ہو پی لے کل نہ سُنیگی دوہائی سکھی پیاری گگریا
جھل مل جھل مل پنگھٹوا سے بلما کے دوارے لو آئی لو آئی سکھی پیاری گگریا
رجوی سبیل یہ راج کنور کو رجوی نے خوب سُنائی سکھی پیاری گگریا

اعلیٰ حضرت اعلیحضرت جسکا عرب عجم متوالا

چور ٹھگوں نے بھولی بھیڑ و۔ شور نگر میں مچایو
سونے والو جاگتے رہیو۔ ٹیر رہا رکھوالا

اعلیحضرت اعلیحضرت جسکا عرب عجم متوالا

دین ہی پاس تو مال دھنی ہی نہیں تو ہے ناکارو پیارے نبی کے پیارے بندو پھٹے نہ اللہ والا	اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا
جب نے بنائے بنتی دیکھی جھوٹ سفید بکھانو مردودوں کو لاج نہ آئی کہا بھی کس کا ٹالا	اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا
کاسے کہوں ہیں ای جگ داتا۔ پی کو دیس بسایو اناپنا میں اتنا جانوں وہی بریلی والا	اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا
کس نے جگ میں دھوم مچائی۔ دھرم بھرم رکھ لینو لو پہچانو دھرتی والو۔ وہی ہے دیکھا بھالا	اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا
الٹی خاک پڑے گی سر پہ۔ چندرما پہ نہ ڈارو واسے لاکھ لڑائی ٹھانو۔ پھیلو گھر گھر ہے اجیالا	اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا
مارہرہ سے جل تھل بھرنے۔ بادر جھوم کے آیو آؤ نہاؤ نکھر لو سکھیو۔ لگو برسنے جھالا	اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا
واری ہیں بغداد کے مالی۔ کیسو باگ لگایو رنگ برنگ کی پھلواری میں ہم وسا ہیں ہی گل لالہ	اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا
رجوی گگر لو آئی سکھیو۔ ملکے ڈھنڈورا پیٹو باٹ نہ ہمری روکے کوؤ۔ پڑو ہے کانن بالا	اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا
مارہری ساگر سے بھر کے سرکار کی آئی گاگریا سکھین نے سگری نگری کو درشن کروائی گاگریا	
	رجوا احمد نگری والے بلما جیلان بستی والے کرپا سے رجا کی سج بن کے چرنن میں لائی گاگریا

رُت آئی بہار کی باگن میں پھرے بدرا ابر اگن سے
کچی کچی کلیاں چن کے سائیں کی سجائی گاگریا

ہر پھول رزا لو البیلا چن چن کے چنبیلی اور بیلا
گجروں سے لدی مالنیا نے دولھا کی اُٹھائی گاگریا

میں جاگ میں دھوم مچاؤں گی جی بھر کے ترانے گاؤں گی
مت روک پپیہے تو بھی گا مورے من بھائی گاگریا

لا نبی تانے کیوں سووت ہی کیا بات بھئی نا بولت ہی
ای راج کنور راجی ہو جا پر جانے چڑھائی گاگریا

برکھا کی کالی رتین میں اور اپنے گرو کے چرنن میں
جوگن نے جھوم کے لہرے میں کیا خوب ہی گائی گاگریا

جُھم جُھم پنگھٹ سے آوت ہی چل آل رسولی لاوت ہی
مہاراج کوٹریاں کھولو تو دجوی بھر لائی گاگریا

ای سُنیوں کے پیشوا حامد رضا حامد رضا
اعدا پہ ہی تیر قضا حامد رضا حامد رضا
چشم و چراغِ اصفیا شمعِ جمالِ اتقیا
تاریکیاں ہیں ہر طرف اللہ کر دے برطرف
گھر گھر ترا افسانہ ہے ہر دل ترا دیوانہ ہے
صورت ہے نورانی تری سیرت ہے لاثانی تری
بنگال تیرا مجرائی مشتاق تیرا بمبئی
ہندوستان میں دھوم ہے کس بات کی معلوم ہے
سمجھے تھے کیا اور کیا ہوا ارمان دل میں رہ گیا

کیا نام ہی پیارا ترا حامد رضا حامد رضا
احباب کی ہی تو بقا حامد رضا حامد رضا
ممتاز خاصانِ خدا حامد رضا حامد رضا
ای آفتابِ پر ضیا حامد رضا حامد رضا
اے جانِ عبد المصطفےٰ[ع] حامد رضا حامد رضا
طینت ہے تیری مرحبا حامد رضا حامد رضا
پنجاب پروانہ ترا حامد رضا حامد رضا
لاہور میں دولھا بنا حامد رضا حامد رضا
تیرے ہی سر سہرا رہا حامد رضا حامد رضا

ع ارادہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ

جلتے رہیں گے حاسدیں تیرے ہمیشہ بالیقیں
پھولے پھلے گا تو سدا حامد رضا حامد رضا

ایوب قصہ مختصر آیا نہ کوئی وقت پر
تیرے مقابل ہنچلا حامد رضا حامد رضا

اے سرورِ ہر دوسرا ماہِ عجم مہرِ عرب
تمسا نہیں ہے دوسرا ماہِ عجم مہرِ عرب

تم بادشاہِ دو جہاں تم باعثِ ارض و سماں
تم مظہرِ ذاتِ خدا ماہِ عجم مہرِ عرب

سب اولین و آخریں ہیں تیرے ہی زیرِ نگیں
تو نائبِ ربّ العلیٰ ماہِ عجم مہرِ عرب

تم رحمۃ للعٰلمیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم ہی شفیع المذنبیں
تم خاتمِ کل انبیا ماہِ عجم مہرِ عرب

مختارِ کل تو ہی تو ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سردارِ کل تو ہی تو ہے
کونین پر قبضہ ترا ماہ عجم مہرِ عرب

قسمت چمک جائے مری گر ہو تری جلوہ گری
نورِ ظہورِ کبریا ماہِ عجم مہرِ عرب

یا رحمۃ للعٰلمیں درباں ترے روح الامیں علیہ السلام
صلّ علیٰ صلّ علیٰ ماہِ عجم مہرِ عرب

تنہا ہوں کالی رات ہے بس تیری ہی وہ ذات ہے
دم بھر میں کردے چاندنا ماہِ عجم مہرِ عرب

تاریک ہے راہِ عدم ڈرتا ہوں نہیں رکھتے قدم
بس ہے ترا ہی آسرا ماہِ عجم مہرِ عرب

لو ظلمتیں زائل ہوئیں اب رحمتیں نازل ہوئیں
شکرِ خدا تاباں ہوا ماہِ عجم مہرِ عرب

اے دافعِ حملہ بلا سر سے مرے رد کر بلا
صدقہ شہیدِ کربلا ماہ عجم مہرِ عرب

اے غوثِ شمس و قمر کب تک پھروں میں دربدر
کس سے کہوں تیرے سوا ماہِ عجم مہرِ عرب

مغموم کے فریاد رس مظلوم کے اے داد رس
میری بھی سن لے التجا ماہِ عجم مہرِ عرب

حاضر ہیں لاکھوں تشنہ لب کوثر پہ اے محبوبِ رب
سیراب کردے ساقیا ماہِ عجم مہرِ عرب

گرمی سے جب بھڑکیں بدن محشر میں ہوں سایہ فگن
احمد رضا غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ماہِ عجم مہرِ عرب

اے سونے والے بے خبر لے ہو گئی اب تو سحر
ہشیار ہو طالع ہوا ماہِ عجم مہرِ عرب

جس دل میں تیری یاد ہو کس طرح وہ ناشاد ہو
بیشک ہو تو جلوہ نما ماہِ عجم مہرِ عرب

اس نور کا تو نور ہے جس نے جلایا طور ہے
پھر کیوں نہ ہو دل کی جلا ماہِ عجم مہرِ عرب

یہ ہو گیا شق اک دم سورج پھرا الٹے قدم
واللہ کیا ہے دبدبہ ماہِ عجم مہرِ عرب

پتلی نہیں تارا ہی یہ سیاہی نہیں سایہ ہی یہ
ترا شہا اے ہیں فدا ماہِ عجم مہرِ عرب

جو دل ترا مانوس ہی ایمان کا فانوس ہے
بدر الدجیٰ صلی اللہ علیہ وسلم الشمس الضحیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ عجم مہرِ عرب

سب مقتدی تو مقتدا سب ملتجی تو ملتجا
تو مبتدا تو منتہیٰ ماہِ عجم مہرِ عرب

ایوب رضوی کی دعا اس کے سوا کیا ہو بھلا
چھوٹے نہ دامانِ رضا رضی اللہ عنہ ماہِ عجم مہرِ عرب

سنیگا کون مری التجا حبیب لبیب
بجز تمہارے شفیع الوریٰ حبیب لبیب

بھکاریوں کی ہی گنتی نہ تاجداروں کی
تمہارے در پہ ہی میلہ لگا حبیب لبیب

کوئی ہی نالہ کناں اور کسی کے لب پر آہ
کوئی ہی چپ کوئی محوِ لقا حبیب لبیب

کوئی ہی گوش بر آواز یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اٹھے کسی کے ہیں دستِ دعا حبیب لبیب

گناہگاروں کی محشر میں لاج رکھ لیتا
کہ آپ ہی تو ہیں مشکلکشا حبیب لبیب

بھٹکتے پھرتے ہیں اہلِ غرض قیامت میں
غرض کسے ہی تمہارے سوا حبیب لبیب

ملوک ہی نہ رگڑتے ہیں سر ترے در پر
ملک ہیں ناصیہ فرسا سدا حبیب لبیب

عرب کے چاند ادھر ہیں مرا سفینہ ہے
لگا دے ہاتھ مرے ناخدا حبیب لبیب

خزاں کا نام و نشاں بھی رہے نہ پھر باقی
جو تیرے کوچے سے آئے صبا حبیب لبیب

خدا کی شان ہی اک وہ جو بامراد ہوئے
اور ایک ہم ہیں کہ آئی ندا حبیب لبیب

مرے کریم ادھر بھی ذرا کرم کی نظر
کہ ہر گدا کا ہی تو آسرا حبیب لبیب

صفیں درست کرو بینوا پڑھو درود
کہ آنیوالا ہے کانِ سخا حبیب لبیب

گدا نواز ہے دربار مانگ لے ایوب
کشادہ تجھ پہ ہے بابِ عطا حبیب لبیب

حبیبِ خدا آفتابِ رسالت
مدینہ بُلا آفتابِ رسالت

جدھر تیرا لطف و کرم ہو گیا ہی — دیا جگمگا آفتابِ رسالت
دلوں کی سیاہی مٹاتا ہے دم میں — تصوّر ترا آفتابِ رسالت
مہ و مہر میں نور آیا کہاں سے — ہی صدقہ ترا آفتابِ رسالت
ضیا بار ہاں چار جانب ہیں کس کی — تمہاری شہا آفتابِ رسالت
بجھے سب ہے روشن تجھے سب عیاں ہی — مرا مدعا آفتابِ رسالت
امنڈتی چلی آرہی ہیں گھٹائیں — فنا کر فنا آفتابِ رسالت
یہ کس کی صدا آرہی ہی لحد سے — جھلک دے دکھا آفتابِ رسالت
ستارونکے جھرمٹ ہیں تو ماہِ تاباں — رُسل میں ہو آفتابِ رسالت
شعاعیں سر پل پہ آئیں کدھر سے — چمکتا ہی کیا آفتابِ رسالت
چھٹا آبِ رحمت سے کالک جبیں کی — کھڑے ہیں گدا آفتابِ رسالت
ابھی رو سیاہوں کا موبھ ہو اجالا — پڑے گر ضیا آفتابِ رسالت

کرے التجا کس سے ایوب رضوی
مری ملتجے آفتابِ رسالت

کس شہنشاہ کی آمد ہی صبا آج کی رات — کیوں براہیم میں کعبہ ہی جھکا آجکی رات
کس سخی کا ہی یہ کاشانۂ اقدس یا رو — آسرا تکتے ہیں ہر شاہ و گدا آجکی رات
ایک علم شرق دوم غرب سوم کعبہ پر — نصب جبریل امیں نے ہی کیا آجکی رات
قصر کسریٰ کے گرے برج یکا یک کیسے — کیوں ہی شیطان پہاڑوں میں چھپا آجکی رات
ظلمت کفر مٹی تخت شیاطیں اُلٹے — سارے اصنام میں لرزہ ہی پڑا آجکی رات
بحر و بر سنگ و شجر حور و ملک جن و بشر — سب کے سب کسکے ہیں یہ محو لقا آجکی رات
سادہ تو وادی ہوا اور سماوہ دریا — کیسی بدلی ہی زمانہ کی ہوا آجکی رات
ای نسیم سحری کچھ تو سُنا دے مژدہ — ق کس گلستاں میں گزاری ہی بتا آجکی رات

دلِ عشاق کو بیتاب کیے دیتی ہے
بخدا یہ تری مستانہ ادا آجکی رات

آج افلاک سے کیا ٹوٹ پڑینگے انجم
ان کو کس ماہ کا ہی شوقِ لقا آجکی رات

غیرتِ شمس و قمر کون ہی آنے والا
جگمگا جس نے خدائی کو دیا آجکی رات

ہی فلک نور فشاں فرش زمیں بقعۂ نور
جھومتا وجد میں ہی عرشِ عُلیٰ آجکی رات

کس طرف سے یہ نقیبوں کی صدائیں آئیں
مرحبا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ آجکی رات

دھوم یہ آمنہ خاتون کے گھر ہے کیسی
کچھ پتا تجھکو ہی اے بادِ صبا آجکی رات

تھے ابھی گوش بر آواز کہ آواز آئی
جلوہ فرما ہی محبوبِ خدا آجکی رات

پڑھ لے ایوب کھڑے ہوکے صلاۃ اور سلام
تو اگر چاہتا ہی رب کی رضا آجکی رات

دل میں بسا ہے قامتِ زیبا حامیِ سنت اعلیٰ حضرت
چشمِ تمنا محوِ سراپا حامیِ سنت اعلیٰ حضرت

کس سے کریں فریاد فدائی مالک و مولیٰ تیری دوہائی
تیرے سوا ہے کون ہمارا حامیِ سنت اعلیٰ حضرت

سارے براتی ہیں سرگرداں کون غریبوں کا ہے پرساں
مشکلیں حل کر قادری دولھا حامیِ سنت اعلیٰ حضرت

بھیک سدا ہو منھ مانگی پائی دیر ہی کیوں اس بار لگائی
میرے کریم سخی ان داتا حامیِ سنت اعلیٰ حضرت

کچھ کچھ بوئے کباب سی آئی آہ پھنکا تیرا سودائی
دل کی لگی کو بجھا دے مولا حامیِ سنت اعلیٰ حضرت

کب سے کھڑے ہیں ہاتھ پسارے بندہ نواز گدا بیچارے
اب تو کرم ہو جائے خدارا حامیِ سنت اعلیٰ حضرت

روز بروز ہی ابتر حالت حامی دیں ہے وقتِ حمایت
اُٹھیے مدد فرمایئے آقا حامی سنت اعلیٰ حضرت

دین کی نوبت ایسی بجائی جھوم رہی ہے ساری خدائی
لہرا اُٹھا دے تر سے جھنڈا حامی سنت اعلیٰ حضرت

لطف و کرم فرمانے والے کب سے گداکرتے ہیں نالے
تو نے کبھی نہیں ٹالا بالا حامی سنت اعلیٰ حضرت

کس سے بیاں ہوں تیرے مناقب کسکی سمجھ میں آئیں مراتب
شان ہے تیری ارفع و اعلیٰ حامی سنت اعلیٰ حضرت

ملفوظات احکامِ شریعت ۔ مکتوبات بہار شریعت
پند و نصائح تیرے وصایا حامی سنت اعلیٰ حضرت

سر پہ نبی کا تاج نیابت بر میں شہانہ قادری خلعت
رُخ پہ ترے حنفیہ سہرا حامی سنت اعلیٰ حضرت

قادریوں کی آنکھ کا تارا ۔ رضویوں کا ملجا ماوے
اہلِ سُنن کے گھر کا اُجالا حامی سنت اعلیٰ حضرت

آؤ نہالو حلقہ بگوشو میل کو دھولو خوب نکھر لو
رحمتِ حق کا ہے فوّارہ حامی سنت اعلیٰ حضرت

مانا عرب نے تجھکو یگانہ گایا عرب نے تیرا ترانہ
مانے ہے تجھکو سارا زمانہ حامی سنت اعلیٰ حضرت

ثانی اذاں بیرونِ مسجد ۔ جمعہ کو دلوائی مجدد
سنت مُردہ کر دی زندہ حامی سنت اعلیٰ حضرت

چیخ پڑے چوٹی کے وہابڑے پھاڑ دیے ہر ایک کے جبڑے

خنجرِ حق کیا خوب چلایا حامیِ سنت اعلیٰ حضرت

طیبہ ہزاروں جا کے پھر آئے ہم بھی ہیں بیٹھے آس لگائے
دیکھیے کب تک آئے بلاوا حامیِ سنت اعلیٰ حضرت

چل دیے کر کے دفن اعزا ہوگئے رخصت سارے احبا
اب ہے فقط تیرا ہی سہارا حامیِ سنت اعلیٰ حضرت

پھیل رہی ہے کیسی ضلالت۔ جلوہ دکھا اے شمعِ ہدایت
کر دے خدارا جگ میں اُجالا حامیِ سنت اعلیٰ حضرت

وقتِ سفر دو بجکر اڑتیس ہے تاریخ صفر کی پچیس ۲۵
جمعہ کے دن دُنیا سے سدھارا حامیِ سنت اعلیٰ حضرت

فانی فی اللہ باقی باللہ چشمِ کرم ایوب پہ للہ
مرشدِ برحق قبلہ و کعبہ حامیِ سنت اعلیٰ حضرت

پار بیڑے کو لگا دیتے ہیں غوث الاغواث[۱]
ڈوبی ناؤ کو ترا دیتے ہیں غوث الاغواث

بیڑے کبر کار کی سُنتے ہیں ہیں عالم کے قلوب
دم میں روتوں کو ہنسا دیتے ہیں غوث الاغواث

کچھ خبر تجھکو ہے افسردگیِ نخلِ مراد
پھول مُرجھائے کھلا دیتے ہیں غوث الاغواث

جس نے یا غوث مصیبت میں پکارا دل سے
کام سب اُسکے بنا دیتے ہیں غوث الاغواث

اولیا اُنکے قدم لیتے ہیں سر پر اپنے[۲]
ناز کرتے جو قبا دیتے ہیں غوث الاغواث

۱؎ حضور پُر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مدرسہ کے طلبا کہتے ہیں کہ حضور ہمیں درس دے رہے تھے کہ یکایک آپکا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا دستِ اقدس اپنی چادر میں پوشیدہ فرمالیا تھوڑی دیر میں دستِ اقدس نکالا تو آستین سے پانی ٹپک رہا ہے اور ہاتھ تر ہے ہم بوجہ جلال و ہیبت کے دریافت نہ کر سکے مگر وہ دن اور تاریخ اپنے پاس لکھ لیا دو ماہ بعد کچھ سوداگر حاضر ہوئے اور نذر و تحائف پیش کیے حضور نے ہمارے آگاہ ہونے کے لیے اُن سے کیفیت پوچھی اُنھوں نے عرض کیا کہ یہاں سے دو ماہ کے فاصلہ پر ہمارا جہاز ڈوبنے لگا اور ہم نے یا شیخ عبد القادر الجیلانی المدد کا نعرہ لگایا اُسی وقت دریا میں سے ایک ہاتھ برآمد ہوا جس نے ہمارے جہاز کو کنارے لگادیا تاریخ و دن ملایا تو صحیح و مطابق پایا (برکات قادریت صفحہ ۳۵) ۱۲ منہ

۲؎ حضرت سیدی عمر بزاز قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ میں ۱۵ جمادی الآخر ۵۵۶ھ روز جمعہ کو حضور پُر نور سیدنا غوث اعظم (بقیہ صفحہ آیندہ)

لوح محفوظ میں تثبیت کا حق ہے حاصل
مرد عورت سے بنا دیتے ہیں غوث الاغواث

سر ایسا کہ جدا جس کا تھا دھڑ سے
پھر ایسا کہ جُڑا دیتے ہیں غوث الاغواث

ٹال دیتے ہیں اجل خواب دکھا کر آقا
اصل کی نقل دکھا دیتے ہیں غوث الاغواث

یا مغیث الفقرا بھیک ہمیں بھی مل جائے
دیر سے در پہ صدا دیتے ہیں غوث الاغواث

نام لیوا جو لحد میں کوئی گھبراتا ہے
تھپکیاں دے کے سُلا دیتے ہیں غوث الاغواث

قادریوں سے نکیرین بھلا کیا پوچھیں
کلمہ پاک سکھا دیتے ہیں غوث الاغواث

بخدا ایسی حمایت تو نہ دیکھی نہ سنی
پاؤں پھسلے تو جما دیتے ہیں غوث الاغواث

آسرا توڑ نہ ایوب نہ لا دل پہ ہراس
بخت خوابیدہ جگا دیتے ہیں غوث الاغواث

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ مسجد جامع کو جاتا تھا راہ میں کسی نے آپکو سلام نہ کیا مجھے یہ کیفیت دیکھکر سخت استعجاب ہوا اور دل میں کہنے لگا آج کیا ماجرا ہے خلائق ہجوم کیوں نہیں کرتی یہ خیال آنا تھا کہ حضور نے تبسم فرماتے ہوئے میری طرف دیکھا معاً عوام تسلیم و مجرا کے لیے چار طرف سے دوڑ پڑے اور اس قدر ہجوم کیا کہ میں حضور سے بہت دور رہ گیا میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس سے تو وہی پہلا حال اچھا تھا کہ حضور سے قرب نصیب تھا یہ خطرہ دل میں آتے ہی معاً حضور نے میری طرف پھر کر دیکھا اور تبسم فرما کر ارشاد فرمایا اے عمر تمہیں نے تو اس کی خواہش کی تھی کیا تمہیں نہیں معلوم کہ لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کر لوں ۱۲ منہ (برکات قادریت صفحہ ۷۰)

۳ حضور فریاد رس غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو کوئی مصیبت میں مجھے پکارے مجھ سے مدد چاہے میں اُس کی مصیبت کو اُس سے دور فرما دوں اور جو کوئی میرے توسل سے اللہ تعالیٰ سے حاجت چاہے اُس کی حاجت پوری ہو۔ (برکات قادریت صفحہ ۳۱)

۴ شیخ مکارم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جس روز حضور پُر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قدمی هذه علیٰ رقبة کل ولی اللہ ارشاد فرمایا اُس روز روئے زمین کے تمام اولیائے کرام نے ایک ہی آن میں اپنی اپنی گردنیں جھکالیں کوئی گردن جھکانے سے باقی نہ رہا شیخ خلیفۃ الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدمی هذه علیٰ رقبة کل ولی اللہ کہتے ہیں حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صدق الشیخ عبد القادر وکیف لا وھو القطب وانا ارعاہ شیخ عبد القادر نے سچ کہا اور وہ کیوں نہ سچ کہیں کہ قطب ہیں اور میں اُن کی نگہبانی فرماتا ہوں ۱۲ منہ (بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷ پر)

ہم بھی ہیں گنہگار نبیں یا صاحبِ معراج ہیں نام طلبگارو نبیں یا صاحبِ معراج

للہ ملے خوانِ کرم سے کوئی ٹکڑا گنتی ہیں غمخوارو نبیں یا صاحبِ معراج

یہ جتنے ہیں جامِ مئے دیدار کے طالب ہیں آپ کے میخوارو نبیں یا صاحبِ معراج

بیتاب ہیں یوں ہجر کے مارے ہوئے جیسے لوٹے کوئی انگارو نبیں یا صاحبِ معراج

رشک آتا ہے اُن طیبہ کے مرغانِ سحر پر جو رہتے ہیں گلزارو نبیں یا صاحبِ معراج

اللہ کے محبوب ہو تم اور ہیں خاطی بندہ ہوں کہ ستارو نبیں یا صاحبِ معراج

تم شمع ہو پروانوں میں سلطانِ دو عالم تم چاند ہو سیّارو نبیں یا صاحبِ معراج

تم مالک و مختار ہو تم شافعِ محشر عاصی ہیں خطاکارو نبیں یا صاحبِ معراج

اب جانچ کھرے کھوٹے کی ہونے لگی آقا ہم چل ہیں سیہ کارو نبیں یا صاحبِ معراج

نے یار و مددگار ہیں اتنا نہیں کوئی بکجائی خریدارو نبیں یا صاحبِ معراج

اُس واحدِ مطلق نے تجھے فرد بنایا واللہ طرحدارو نبیں یا صاحبِ معراج

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۶) ۵ شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو سلسلہ سہروردیہ کے امام ہیں آپکی والدہ ماجدہ حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئی ہیں اور عرض کرتی ہیں کہ حضور دعا فرمائیں میرے لڑکا پیدا ہو۔ آپنے لوح محفوظ میں دیکھا اُس میں لڑکی مرقوم تھی آپ نے فرمادیا کہ تیری تقدیر میں لڑکی ہے وہ بی بی یہ سُن کر واپس ہوئیں راستہ میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے آپ کے استفسار پر اُنھوں نے سارا ماجرا بیان کیا حضور نے ارشاد فرمایا۔ جاؤ تیرے لڑکا ہوگا مگر وضع حمل کے وقت لڑکی پیدا ہوئی وہ بی بی بارگاہ غوثیت میں اُس مولود کو لیکر آئیں اور کہنے لگیں حضور لڑکا مانگوں اور لڑکی ملے فرمایا یہاں تو لاؤ اور کپڑا ہٹاکر ارشاد فرمایا دیکھو تو یہ لڑکا ہے یا لڑکی دیکھا تو لڑکا اور وہی شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمہ تھے آپکے حلیہ مبارک میں ہے کہ آپکی پستان مثل عورتوں کے تھیں - ۱۲ منہ

۶ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس وعظ میں ایک مرتبہ ہوا تیز چل رہی تھی اُسی وقت ایک چیل اوپر سے چلاتی ہوئی گزری جس سے اہل مجلس کی نگاہیں منتشر ہوئیں نظر مبارک اُٹھاکر دیکھا فوراً وہ چیل مر کر گر گئی سر علیحدہ اور دھڑ علیحدہ بعد ختم وعظ حضور تشریف لے چلے وہ چیل بدستور مری پڑی تھی آپ نے ایک ہاتھ میں سر اُٹھایا اور دوسرے ہاتھ میں جسم اور دونوں کو بسم اللہ کہکر ملا دیا فوراً اُڑتی ہوئی چلی گئی ۱۲ منہ

۷ ایک سوداگر نے مال تجارت خرید کر اپنے شیخ حضرت حماد دباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سفر کی اجازت چاہی آپ نے مراقبہ کیا اور لوح محفوظ کو دیکھکر فرمایا اس سفر میں تمھارے جان و مال کا اندیشہ ہے میں اجازت نہیں دیتا اُس کے بعد وہ سوداگر بارگاہ غوثیت میں حاضر ہوتا ہے اور سفر کا ارادہ ظاہر کرتا ہے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

(بقیہ حاشیہ بصفحہ ۲۸)

اب لاکھ کسوٹی پہ کسا جاؤں تو کیا غم
جب توہی خریدار ہونہیں یا صاحبِ معراج

بے دینوں کا جو وقت گزر پل سے ہو مولا
کٹ کٹ کے گریں غار ہونہیں یا صاحبِ معراج

کھوٹوں کا بھرم رکھ لیا بازارِ عمل میں
خود ہو خریدار ہونہیں یا صاحبِ معراج

دم بھرتے ہیں تیرا ہی مرے مالک و مولا
جتنے ہیں خطا کار ہونہیں یا صاحبِ معراج

مسکن کے لیے پاؤں ہیں صحرائے مدینہ
مدفن ہو تو کہسار ہونہیں یا صاحبِ معراج

ایوب کا موبنھ کیا ہے کہ خود قادرِ مطلق
واصف ہے ترا پار ونہیں یا صاحبِ معراج

ابتو بلالے یا شہ بطحا کسی طرح
بس دیکھ لوں وہ گنبدِ خضرا کسی طرح

ویسے تو موبنھ دکھلانے کے قابل نہیں شہا
چلمن سے کاش کروں نظارا کسی طرح

دھونی رمائے بیٹھے ہیں یوں رہگزر پہ ہم
لکھ جائے زائرو نہیں یہ چہرا کسی طرح

منگتا کا ہاتھ آگے کسی کے ترے سوا
پھیلا کبھی نہ پھیلے گا داتا کسی طرح

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷) تمھارے شیخ حضرت حماد دباس نے سچ فرمایا مگر میں اجازت دیتا ہوں مختصر یہ کہ وہ سوداگر مال لیکر روانہ ہو جاتا ہے اور وہاں اُسے نفع کثیر ہوتا ہے واپسی میں ایک جگہ قافلہ قیام کرتا ہے شب میں یہ سوداگر خواب دیکھتا ہے کہ رہزنوں نے تمام قافلہ کو لوٹ لیا اور اسے ذبح کر ڈالا سحر اس کی آنکھ کھل جاتی ہے دیکھتا ہے کہ تمام مال و اسباب پاس رکھا ہے گلے پر ہاتھ پھیرتا ہے تو صحیح و سالم پاتا ہے مگر ہاتھ خون میں بھر جاتا ہے غرض شہر کے قریب پہنچکر خیال کرتا ہے کہ پہلے میں اپنے شیخ حضرت حماد دباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوں یا حضور پُر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کہ سامنے سے اس کے شیخ تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تو حضور غوث پاک ہی کی خدمت میں حاضر ہو کہ اُنھوں نے ستر بار بارگاہ الٰہی میں تیرے لیے دعا کر کے قضا کو خواب سے بدلدیا۔ بارگاہ غوثیت میں یہ شخص حاضر ہوتا ہے اور قبل اس کے کہ کچھ عرض کرے خود ہی حضور فرماتے ہیں کہ تمھارے شیخ نے سچ فرمایا بیشک ہم نے ستر بار بارگاہ الٰہی میں دعا کر کے تمھاری موت کو خواب سے بدلا ہے۔ ۱۲ منہ

۵ حضور پیران پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ اگر میرا مرید مشرق میں ہو اور میں مغرب میں ہوں اور اُسکا ستر کھل جائے تو میں وہیں سے ہاتھ بڑھا کر اُسکا ستر ڈھانک دوں اور فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں قیامت تک جو کوئی ہمارے سلسلے میں داخل ہو اور اپنے آپکو ہمارا مرید کہے بیشک وہ ہمارے مریدوں میں داخل ہے ہمیشہ ہم اُس کے حامی و ناصر و دستگیر ہیں مرتے وقت اُسکو توبہ کی توفیق ملے گی۔

۶ ارشاد غوثیت ہے کہ قیامت تک جو کوئی میرے سلسلے والوں میں سے ٹھوکر کھائے گا میں اُس کو سنبھال لونگا اور ہاتھ پکڑ کر کھڑا کر دونگا ۱۲ منہ

کشتی بھنور میں آن پھنسی ہائے میں چلا
اے ناخدا لگا دے سہارا کسی طرح

منشا تمھاری کاتب تقدیر کا قلم
مرقوم جس کا مٹ نہیں سکتا کسی طرح

تائب ہو صدق دل سے مسلماں ہو منکرو
پھر کل نہ چل سکیگا بہانہ کسی طرح

یارب! حبیب بندوں کی خاطر ملول ہو
جس کا نہ دل کیا کبھی میلا کسی طرح

سائل کھڑے ہیں آس لگائے ترے حضور
بھر دے کریم دستِ تمنّا کسی طرح

ارمانِ حاضری ہے تقاضائے موت ہے
مہلت دلا دے جانِ مسیحا کسی طرح

جا مرغ روح قابضِ ارواح کے سپرد
کیا اب بھی کم نہوگا تقاضا کسی طرح

دم گھٹ رہا ہے قبر میں اس روسیاہ کا
اے آفتاب کر دے اُجالا کسی طرح

ہو گئے سب کے پاس مگر شافعِ اُمم
تیرے سوا نہیں ہے گزارا کسی طرح

عاصی کھڑے ہوئے ہیں ندامت سے سر جھکائے
ہو جائے اس طرف بھی اشارا کسی طرح

ایوب کے عیوب کہاں تک شمار ہوں
طے کر بھی دیجیے یہ قضیّہ کسی طرح

کس سے کروں التجا اے مرے طیبہ کے چاند
کون ہے تیرے سوا اے مرے طیبہ کے چاند

تو ہی نے تو سرورا روسیاہی دی مٹا
مونھ اُجالا کر دیا اے مرے طیبہ کے چاند

فیض تیرا عام ہے ہر گھڑی اکرام ہے
میں بھی ہوں منگتا ترا اے مرے طیبہ کے چاند

سیدِ خیر الانام جملہ رسل کے امام
جلوۂ زیبا دکھا اے مرے طیبہ کے چاند

دور کر بیباکیاں بندوں کی آزادیاں

گمرہوں کے رہنما اے مرے طیبہ کے چاند

چھایا ہے ابرِ غلیظ الامان والحفیظ
جلوہ فرما دے ذرا اے مرے طیبہ کے چاند

رحمۃ للعلمین یا شفیع المذنبین
بس ترا ہے آسرا اے مرے طیبہ کے چاند

سرورِ پیغمبراں عیب پوشِ بندگاں
رحم کُن بر حالِ ما اے مرے طیبہ کے چاند

گورِ تیرہ جانِ زار۔ اُف ہے کیسا انتشار
اب تو کر دے چاندنا اے مرے طیبہ کے چاند

آہ جوارِ حبیب دیکھیے کب ہو نصیب
لَو لگی ہے سیدا اے مرے طیبہ کے چاند

کہتے ہیں ایوب سب واصفِ محبوب رب
شیخ ہی میرا رضا اے مرے طیبہ کے چاند

کس سے فریاد کریں پیارے رضا تیرے بعد
کون پُرساں ہی غریبوں کا بھلا تیرے بعد

شام ہوتی ہی سحر ہوتی ہے لیکن مولا
زندگی کا نہ رہا کوئی مزہ تیرے بعد

تو نے ہم جیسے گنواروں کو نوازا ایسا
خلق انگشت بدنداں ہی تھا تیرے بعد

اہلسنت پہ وہ احسان کیے ہیں تو نے
کوئی جچتا ہی نہ محسن ہی سوا تیرے بعد

لاڈلے غوث کے فریاد ہماری سُن لے
ایک ہنگامہ محشر ہی بپا تیرے بعد

دَورِ حاضر ہیں کوئی حامی دیں بھٹسا ہے
ایک بھی ہمنے تو دیکھا نہ سُنا تیرے بعد

آہ اس مچلے ہوئے دل کی بدولت آقا
جانے تقدیر ہیں کیا کیا ہی لکھا تیرے بعد

میں بھکاری ہوں ترا اے مرے غیرت والے
مانگتے غیر سے آتی ہے حیا تیرے بعد

تیرہ و تار ہے اے شمع ہدایت آ جا
بدعت و شرک کی اُمڈی ہے گھٹا تیرے بعد

جائے رفتن ہے شہا اور نہ پائے ماندن
کیسی بدلی ہے زمانہ کی ہوا تیرے بعد

ہم ہیں کتنوں کو رہے تیرے وصایا ملحوظ
اور کس کس نے کیا عہد وفا تیرے بعد

ہائے ان آنکھوں نے کیا کیا ہیں مناظر دیکھے
کیا زمانہ تھا ترے سامنے کیا تیرے بعد

استفادہ کی ضرورت جو کبھی ہوتی ہے
کفِ افسوس ہیں ملتے علما تیرے بعد

بے ادب جائے ادب ہے کہ درِ والا پر
سرنگوں دیکھو تو ہیں اہلِ ولا تیرے بعد

اہلِ باطل کی ذرا خام سرائی دیکھو
کہ سمجھتے ہیں نہیں کوئی رہا تیرے بعد

ضرب پر ضرب پڑی جب خبثا کے سر پر
افترا کرنے لگے بے سر و پا تیرے بعد

تیرے اعدا میں رضا کوئی بھی منصور نہیں
بے حیا کرتے ہیں کیوں شور بپا تیرے بعد

آلِ سادات کے لے ناز اُٹھانے والے
کیوں پریشاں ہے ایوب ترا تیرے بعد

دل بھر آتا ہے یا محبوبِ سبحاں لے خبر
لے خبر شاہِ مدینہ اے مہِ جاں لے خبر

لے خبر سلطانِ عالم لے خبر سلطانِ دیں
لے خبر سردارِ کل محبوبِ رحماں لے خبر

گورِ تیرہ میں فقیرِ بے نوا کا کون ہے
ماہِ تاباں لے خبر ماہِ درخشاں لے خبر

پرسشِ اعمال کا ہے وقت مولا المدد
کھل رہی ہے مجرمونکی فردِ عصیاں لے خبر

کہہ رہا ہے یوں زبانِ حال سے ہر موئے تن
لے خبر اے تاجور اے شاہِ خوباں لے خبر

چشم بر رہ - گوش بر آواز مولا المدد
صورتِ تصویر تکتا ہوں مہِ جاں لے خبر

یا شفیع المذنبیں یا رحمۃ للعلمیں
تیرے صدقے تجھ پہ میری جان قرباں لے خبر

جا چکا لو قافلہ کب کا کھڑے ہم رہ گئے
ہاتھ ملتے سرورا اے جانِ جاناں لے خبر

دیدۂ تر مضطرب ہیں روئے انور کے لیے
شافعِ محشر قرارِ بیقراراں لے خبر

تشنہ لب میں ہی نہیں ہوں شربتِ دیدار کا
ساقیٔ کوثر ہیں صدہا دلمیں ارماں لے خبر

اے گلِ باغِ رسالت اے گلِ باغِ خلیل
بلبلِ شیدا ہی سرگرداں پریشاں لے خبر

آہ کچھ ایسی لگی سینے میں جاکر دم لیا
پھر بھی نکلے آجتک میرے نہ ارماں لے خبر

بلبلونکو گل شمع پروانونکو بندہ ہنوز
منتظر آقا تری صورت کا خواہاں لے خبر

بھینی بھینی میٹھی میٹھی ٹھنڈی ٹھنڈی خوشگوار
ای نسیمِ دلکشا اے فرحتِ جاں لے خبر

ہوکر بستہ نہیں قاصد کا ہی ابتک پتہ
اے دلِ ناشاد چل سوئے بیاباں لے خبر

موجزن ہی خاکبوسی کے لیے دریائے عشق
سینۂ عشاق ہیں یا چشم گریاں لے خبر

کہہ رہی ہی یوں زباں گویا زبانِ حال سے
تجھپہ روشن ہیں مرے سب رازِ پنہاں لے خبر

سیکڑوں رضوی زیارت سے مشرف ہو چکے
میں بھی ہوں ادنیٰ سگِ احمد رضا خاں لے خبر

قصرِ بہشت کیا کروں کوچۂ یار دیکھکر
باغ و بہار خار ہیں پاک دیار دیکھکر

گل کی مرے اگر تجھے ایک جھلک بھی ہو نصیب
نالے نہ پھر کبھی کرے بلبلِ زار دیکھکر

دم پہ بنی تھی ہجر میں طالبِ دید کے۔ مگر
جان میں جان آگئی ناقہ سوار دیکھکر

دامنِ صبر ہاتھ سے چھوٹ نہ جائے یا نبی
ورنہ کہیگی خلق کیا خستہ و خوار دیکھکر

نخلِ مراد بار ور ہونے نہ پایا تھا ابھی
جانِ مسیح میں چلا کچھ نہ بہار دیکھکر

سینہ پہ اپنے ہاتھ رکھ چھیڑ نہ عندلیب تو
عاشقِ نامراد کو زار و قطار دیکھکر

آئی کدھر سے اے صبا قبر پہ میری سچ بتا
مرغِ قفس تڑپ گیا رقصِ غبار دیکھکر

قبلہ نما کی سوئی گو لاکھ ہٹاؤ سمت سے
رخ نہ کسی طرف کرے جلوۂ یار دیکھکر

حقِّ رفاقتِ نبی ختم ہوا عنکبوت پر
راہ نہ پائی مارنے روزنِ غار دیکھکر

سنتے ہو عاصیو صدا پیارے نبی کی برملا
قصرِ جناں خرید لو میرا مزار دیکھکر

ماہِ مدینہ میں فدا رخ سے نقاب دے ہٹا
وحشتِ قبر ہی سوا تیرہ و تار دیکھکر

شام ہوئی سحر ہوئی عمر یونہیں بسر ہوئی
آیا ہوں تنگ اتنوں میں لیل و نہار دیکھکر

ایوب لے علی کا نام صبر سے کام لے مدام
یہ ہی ترا خیال خام آئے نہ پیار دیکھکر

رضوی جھومتے کس دھوم سے لائے گاگر
تشنہ لب ٹوٹ پڑے سُنکے صدائے گاگر

آج سرکار کا دریائے کرم جوش پہ ہے
ہاں ذرا جلد قدم تیز بڑھائے گاگر

حسنی رنگ کی ساچق میں حسینی شربت
مرحبا صلِّ علیٰ قادری لائے گاگر

شور میخانۂ رضوی میں ہے متوالوں کا
خم کے خم لوٹ دیے آج۔ بجائے گاگر

مکہ و طیبہ و بغداد مقدس ہو کر
لائیں مارہرہ سے خوشبو میں بسائے گاگر

چاندنا پھیل گیا ہو گئیں گلیاں روشن
جلوۂ ماہ ہے یہ یا ہے ضیائے گاگر

ہاں ذرا قادریو۔ زور سے نعرہ لگ جائے
جان پہچان لیں سب اپنے پرائے گاگر

حشر میں پیاس سے جب آئیں زبانیں باہر
آبِ کوثر ہمیں بھر بھر کے پلائے گاگر

ہم سے ناکارہ کمینوں پہ کرم کی ہو نظر
لائے ہیں بر سرِ دربار سجائے گاگر

آن واحد میں ابھی ہوتی ہے مشکل آسان
دو قدم چل تو ذرا سر پہ اُٹھائے گاگر

کیوں نہ ہو ناز کہ سرکار کا منشا یہ ہے
آج ایوب ہمیں پڑھکے سُنائے گاگر

شاہِ جود و سخا غریب نواز
میرے مشکلکشا غریب نواز

اس طرف بھی ذرا کرم کی نظر
ہے لگا آسرا غریب نواز

ہر گھڑی فیض عام ہے تیرا
واہ کیا ہے عطا غریب نواز

دربدر کیوں تکیں کسی کا منھ
جب ترا در ہے وا غریب نواز

ہم تو مانگیں گے مانگے جائیں گے
جم گیا بسترا غریب نواز

بھیک خواجہ ملے بھکاری کو
منتظر ہے گدا غریب نواز

تیرے در سے بھلا پھروں خالی
جب نہ کوئی پھرا غریب نواز

والیِ ہند یا معین الدین
تیری چوکھٹ پہ سر جھکاتے ہیں
دردمندوں کی چارہ سازی کو

المدد سیّدا غریب نواز
اونچے اونچے سدا غریب نواز
وا ہے دارالشفا غریب نواز

حالِ دل کیا بیاں کرے ایّوب
ہے عیاں مُدعا غریب نواز

اجمیر کے باشی مورے پیا سلطان الہند غریب نواز
سُن عرج موری کر مو پہ دیا سلطان الہند غریب نواز

مورے ہیج کرجوا ہوک اُٹھے تورے دیکھن کو جیارا ترسے
سپنے ہاہی میں بالم درس دکھا سلطان الہند غریب نواز

خواجہ تورے بل بل جاؤں خواجہ تورے پیّاں لاگوں
موری بیدھ بندھا دے مورے پیا سلطان الہند غریب نواز

گہری ندیا بگڑی ہی ہوا ڈولت جائے موری نیّا
بیڑے کو مورے پار لگا سلطان الہند غریب نواز

توری بنتی کرت ہوں ای بلما واری جاؤں چرنوں میں بُلا
کیس سے بہاروں میں انگنا سلطان الہند غریب نواز

نگری نگری میں ڈھونڈھ پھری جنگل جنگل میں کوک پھری
اب پگ میں نہ چلنے کا جور رہا سلطان الہند غریب نواز

اپنی بیتی میں کا سے کہوں۔ من میں آئی اجمیر چلوں
اس کارن میں نے جوگ لیا سلطان الہند غریب نواز

رجوی کو رنگ رچا بھایو کیا خوب گرو وا نے پایو
پر روپ گیو مکھ لینو چھپا سلطان الہند غریب نواز

درمنقبت حضرت رفیع المکانۃ عظیم البرکۃ سیّدنا و مولٰنا ابوالقاسم شاہ جی اسمٰعیل حسن میاں صاحب مارہری قدس سرہ الشریف

سُن لے میری التجا شاہ جی بندہ نواز
حاضر در ہے گدا شاہ جی بندہ نواز

ہے یہی اب تو صدا شاہ جی بندہ نواز
بھیک دے داتا بھلا شاہ جی بندہ نواز

حالِ دل سب ہی عیاں تم سے بھلا کیا نہاں
پیشوا و مقتدا شاہ جی بندہ نواز

حافظِ قرآن پاک لے خبر روحی فداک
گمرہوں کے رہنما شاہ جی بندہ نواز

حامیِ دینِ متیں گھات میں ہیں شر کہیں
فتنہ و شر سے بچا شاہ جی بندہ نواز

صاف باطن صاف گو۔ بھا نہ تجھ میں گو مگو
صاف ہو تو پر کھدیا شاہ جی بندہ نواز

دھوم مچی چار سو شور ہے یہ کو بکو
قادری دولھا بنا شاہ جی بندہ نواز

ہائے قسمت کا لکھا جانے کیا کیا ہے بدا
رحم کن بر حالِ ما شاہ جی بندہ نواز

اچھے تو اچھے ہیں وہ سچے تو سچے ہیں وہ
ہم بدوں کو لے نبھا شاہ جی بندہ نواز

جان و دل تم پر نثار جمع ہیں امیدوار
یک نظر بہرِ خدا شاہ جی بندہ نواز

حضرتِ خلد آشیاں لو خبر پسماندگاں
مضطرب ہیں سیدا شاہ جی بندہ نواز

بندۂ نادار ہوں حاضرِ دربار ہوں
کھولدے بابِ عطا شاہ جی بندہ نواز

غمزدوں کے غمگسار بیقراروں کے قرار
سُن مری آہ و بکا شاہ جی بندہ نواز

قادری دربار ہی قادری سرکار ہی
قادری میلہ لگا شاہ جی بندہ نواز

یادگارِ صالحیں یادگارِ کاملیں
یادگارِ اولیا شاہ جی بندہ نواز

خاطرِ عاطر ملول ہو نہ اولادِ رسول
ہے یہ دعا دائما شاہ جی بندہ نواز

کون ہی ایوب علی کس کو ہے یہ بے کلی
ہو نہ ہو کلبِ رضا شاہ جی بندہ نواز

مبارک ہو تمہیں اہلِ مدینہ ناقۂ اقدس
کہ آتا ہی نبی پیارے کا پیارا ناقۂ اقدس

دورویہ دست بستہ سر پئے تسلیم خم کر لو
اب آیا ہاں اب آیا لو وہ آیا ناقۂ اقدس

جسے ہر روز جا کر گھاٹیوں پر دیکھتے تھے تم
وہی ہی ہاں وہی آنکھوں کا تارا ناقۂ اقدس

رسولِ پاک راکب ساربان صدیقِ اکبر ہیں
نہو کیوں مرتبہ تیرا دوبالا ناقۂ اقدس

چلو خاکِ شفا لے آئیں اپنے دردِ ہجراں کی
کہیں ملجائے گر نقشِ کفِ پا ناقۂ اقدس

کوئی بیتاب ہو کر آنکھیں ملتا تھا رکابوں سے
کوئی خاموش تھا محو سراپا ناقۂ اقدس

کسی جانب سے آتی تھی صدا حرماں نصیبونکی
ادھر بھی دو قدم چلو ہے خدارا ناقۂ اقدس

مچی تھی دھوم گھر گھر الغرض سارے مدینہ میں
کھڑے تھے سیکڑوں بہرِ نظارا ناقۂ اقدس

ہر اک کی یہ تمنا تھی ہر اک کی تھی یہی خواہش
کہ میرے ہی یہاں ہو جلوہ فرما ناقۂ اقدس

ہوا ارشاد والا یوں وہی ہی میزباں اپنا
کہ جسکے گھر پہ ٹھہریگا ہمارا ناقۂ اقدس

تبرک ہو عطا ایوب کو ایوب انصاری
کہ آپ ہی کے یہاں تو آکے ٹھہرا ناقۂ اقدس

عاصی کھڑے ہیں شافعِ محشر کے آس پاس
بحرِ کرم ہی امتِ سرور کے آس پاس

فریاد العطش ہی ہر اک کی زبان پر
میلہ لگا ہی ساقیِ کوثر کے آس پاس

منزل کڑی ہی راہِ عدم پیش الغیاث
غمخوار ہی نہ کوئی مسافر کے آس پاس

زاہد طوافِ کعبہ میں عشاق کیا ملیں
وہ تو ملیں گے روضۂ انور کے آس پاس

حلقہ کیا ہی حلقہ بگوشوں نے اس طرح
انجم ہوں جیسے ماہِ منور کے آس پاس

ق

تنہا اِدھر امام اُدھر فوجِ اشقیا
نرغہ کیا ہی سبطِ پیمبر کے آس پاس

صد ہا کو بارِ سر سے سبکدوش کر دیا
لاشے لگے ہیں دیکھو تو اکبر کے آس پاس

قرباں اُحد میں ہو گئے جانباز شیر دل
کھا کھا کے تیر سینوں پہ سرور کے آس پاس

کیسے قرار قبر میں ہو بے قرار کو
لاکھوں پڑے حجاب ہیں مضطر کے آس پاس

پروانہ وار پھرتے ہیں ہر در کے آس پاس	پھیری لگانے والے مدینے کے رات دن

ایوبؔ تو بھی جا کے قدم کیوں نہ چوم لے
حرماں نصیب پھرتے ہیں زائر کے آس پاس

ظاہر ہے شہا طالبِ دیدار کی خواہش	کیا عرض کروں کیا ہے دلِ زار کی خواہش
ہے تیرے ہی دربار دُربار کی خواہش	نزدیک ہو یا دور ہو ہر شاہ و گدا کو
وہ تو ہی تو ہے نرگسِ بیمار کی خواہش	حیرت سے جسے تکتی ہے۔ اے جانِ مسیحا
جب دیکھتے ہیں وادیٔ پُر خار کی خواہش	عشاق ترے سینچتے ہیں آبلہ پا سے
ہر ایک سیہ کار گنہگار کی خواہش	وابستہ ہے دامن سے ترے شافعِ محشر
دانا ہیں جنھیں سایۂ دیوار کی خواہش	نادان ہیں جو سایۂ اشجار کو ڈھونڈیں
جبتک نہ ہو پوری تری سرشار کی خواہش	جامِ مئے دیدار برابر تو دیے جا
تم چاہو تو موقوف ہو ہر بار کی خواہش	تم چاہو تو باقی نہ رہے کوئی تمنّا
موقع ہے نہ مہلت ہے نہ اظہار کی خواہش	حالتِ دلِ مضطر کی دمِ نزع نہ پوچھو
تھی پیارے رضا تیرے رضاکار کی خواہش	رضوی لیے یوں آتے ہیں روضہ پہ جنازہ

ایوبؔ کے ارمان بھرے دل کو جو دیکھا
خواہش ہے تو بس ایک درِ یار کی خواہش

اسلام یہ کہتا ہے مسلمان ہو خالص	ایمان کی یہ بات ہے ایمان ہو خالص
دل سے ہو اگر عہد تو پیمان ہو خالص	یہ کیا کہ ہوئے تائب۔ اُدھر توڑ دی توبہ
پر شیفتہ وہ ہے جسے ارمان ہو خالص	یوں نام کے شیدائی ہیں دُنیا میں ہزاروں
کہلاتے ہو انسان تو انسان ہو خالص	بے دینوں کی صحبت سے رہو دُور ہمیشہ
اسلام کے فرزند کی یہ شان ہو خالص	اعدا سے عداوت ہو احبّا سے محبت
موقع ہے ارے تابعِ فرمان ہو خالص	تائب ہو کھُلا ہے درِ توبہ ابھی غافل

کچھ شرم ہی غرّاتے ہو کھا کھا کے اُسی کا
حق یہ ہے کہ تم سب کے سب شیطان ہو خالص

گر زمرۂ عشاق میں لکھوانا ہے چہرہ
قرآن پہ سو جان سے قربان ہو خالص

طیبہ کے منازل میں ہو کس بات کا کھٹکا
جب نائب سرکار کے مہمان ہو خالص

یہ حور و ملک جن و بشر کچھ بھی نہ ہوتے
سولا مرے۔ دارین کی تم جان ہو خالص

چاندی تو اُسی کی ہے کہ بازارِ عمل میں
ایوبؔ کھرے مال کی دُکان ہو خالص

اے مرے بغداد والے غوث پاک
اے مرے گھر کے اُجالے غوث پاک

ہم بدوں کو بھی نبھالے غوث پاک
اپنے دامن میں چھپالے غوث پاک

نامرادوں کو مرادیں دیجیے
کر رہے ہیں آہ و نالے غوث پاک

دستگیر اعیب پوش بندگاں
بندۂ در کو نبھالے غوث پاک

ٹھوکریں کھاتے رہیں کب تک یہاں
آستانہ پر بُلالے غوث پاک

گلشن بغداد ہو اور یہ گدا
حسرتیں دل کی نکالے غوث پاک

مجھ نکمے کے عمل پیران پیر
سب تمھارے ہیں حوالے غوث پاک

بیکسوں کا کون ہے پُرسان حال
تو ہی پالے یا نہ پالے غوث پاک

ہیں چلا کشتی بھنور میں آگئی
ناخدا۔ بہر خدا لے غوث پاک

اولیا۔ ابدال۔ اقطابِ جہاں
تجھ سے پاتے ہیں قبالے غوث پاک

سیّدا وہ پاک ارضِ محترم
پڑ گئی نجدی کے پالے غوث پاک

کیسے کیسے ظلم اس ملعون نے
خلق پر توڑے نرالے غوث پاک

کیا مشیت ہے فنا ہوتا نہیں
کیسے ڈیرے اس نے ڈالے غوث پاک

چور کو ابدال تم نے کر دیا
ہاں زوالے را کمالے غوث پاک

جب عمل ایوبؔ کے تلنے لگیں

بارِ عصیاں کو اُٹھا لے غوث پاک

صبر کر کیوں ہے نئی کلی اے دل
اب کِھلی اب کِھلی کلی اے دل

مجھکو رُسوا مری زباں نے کیا
کاش پہلے کتر نہ لی اے دل

دردِ تیرا پھرے کوئی حیراں
مارا مارا گلی گلی اے دل

پھونک دے کیوں نہ ایسی سُلگن سے
تُو پھر آئی جلی جلی اے دل

درحقیقت وہ شاہراہ پہ ہے
جس نے طیبہ کی راہ لی اے دل

بے خطر داخلِ جناں ہوگا
جس نے طیبہ کی راہ لی اے دل

خاص پہچان ہے فدائی کی
جس نے طیبہ کی راہ لی اے دل

خیر مقدم کرے بہشتِ بریں
جس نے طیبہ کی راہ لی اے دل

جو گزرنا تھی وہ گزر ہی گئی
خیر جیسی بُری بھلی اے دل

اب تو طیبہ کی خاک چھانیں گے
مست و بیخود گلی گلی اے دل

کیوں ہے ایوب اس قدر خائف
جب ہیں سایہ فگن علی اے دل

نہیں عمر غافل گنوانے کے قابل
عمل کچھ تو کر لے دکھانے کے قابل

یہ دُنیا نہیں مزرعۂ آخرت ہے
بنا کیا ہے بویا اُگانے کے قابل

نہ طاعت سے مطلب نہ خوفِ الٰہی
یہی منھ ہے جنت میں جانے کے قابل

گنہگار بندوں کے حامی و یاور
بہر حال ہم ہیں نبھانے کے قابل

خدا نے خدائی پہ جلوے کی خاطر
تجھے چُن لیا جگمگانے کے قابل

اگر تو نہ پل پر مددگار ہوتا
بھلا کون تھا پار جانے کے قابل

بہت امتحاں ہو چکے ہائے میرے
نہیں اب شہا آزمانے کے قابل

نہ بیتاب ہو۔ تاب اے دل نہیں ہے
ستا اُس کو جو ہو ستانے کے قابل

تمنا ہے محشر میں اتنی خدا را
ثنا میں زباں ہو سنانے کے قابل

شہا اپنے نام کو کیسے سناؤں
عمل تو ہیں سارے چھپانے کے قابل

مدینے میں گر موت آئے تو جانوں
مرے جرم ہیں بخشوانے کے قابل

ترے نام لیووں میں کل روزِ محشر
میں ہو جاؤں گنتی گنانے کے قابل

حقیقت میں ایوب دل کی تو یہ ہے
کہ طیبہ ہی بس ہے بسانے کے قابل

کروں وصف کیا میں رقم غوث اعظم
قلم ہے ندامت سے خم غوث اعظم

سراپا ہیں شارہ امم غوث اعظم
کہ حسنین ہیں یاں بہم غوث اعظم

دلوں کے ارادے تمہاری نظر میں
عیاں تم پہ سب بیش و کم غوث اعظم

لٹیروں نے توبہ ترے ہاتھ پر کی
کیا عہد، کھائی قسم غوث اعظم

بچانا ہمیشہ بُری خصلتوں سے
مجھے اے جمیل الشیم غوث اعظم

بسا پیارا پیارا ہے نقشہ تمہارا
اُٹھے ہوک ہی دمبدم غوث اعظم

بھکاری کھڑے آسرا تک رہے ہیں
ملے بھیک عالی ہمم غوث اعظم

یہی کیمیا ہی کہ ہو پاس جس کے
تری خاکِ پاکِ قدم غوث اعظم

مُرادوں کے بر لانے والے دوہائی
نہیں تاب رنج و الم غوث اعظم

گدائی ملے تیرے در کی تو جانوں
کہ رکھتا ہوں جاہ و حشم غوث اعظم

گرائے ہیں نرگس نے شبنم کے آنسو
تصور میں ہے چشم نم غوث اعظم

مجھے ہے قیامت میں تیرا سہارا
رہے لاج رکھنا بھرم غوث اعظم

جسے دیکھو دوڑا چلا آ رہا ہے
تمہارے ہی زیرِ علَم غوث اعظم

ترا نام لے کر جو نعرہ لگایا
مہم سر ہوئی ایک دم غوث اعظم

تری شان ہو کیوں نہ ارفع و اعلیٰ
ہیں سر سربلندوں کا خم غوث اعظم

نہ جائے گا دوزخ میں بندہ تمہارا — یقیں ہے خدا کی قسم غوث اعظم

وہابی - روافض - خوارج - نصاریٰ — ہوں فی النار سب یک قلم غوث اعظم

عمل تو وہ جیسے رضا کا ہوں بندہ — یہی بس ہے وجہ اتم غوث اعظم

حرم کی زمیں اور نجدی کا قبضہ — ستم ہی ستم ہے ستم غوث اعظم

مری لاش کو ڈال دو رہگزر میں — کہ پڑ جائے خاکِ قدم غوث اعظم

لرزتا ہے خورشید ہیبت سے تیری — ہے محتاج مہر و کرم غوث اعظم

سلامی کو آتے ہیں ڈرتے نہ جھکتے — مہ و مہر دونوں بہم غوث اعظم

محبت نہو دلمیں تیری تو بیشک — ہے یکساں وجود و عدم غوث اعظم

ملا حکم اچھوں کو جنت میں جائیں — تو عاصی پکارے کہ ہم غوث اعظم

علی ہیں شجر اور حسنین شاخیں — انھیں کی ہے شاخِ قلم غوث اعظم

تمام اولیا ہالہ ہیں قطب تارے — ترے گرد ماہِ عجم غوث اعظم

ق

عدد نام اقدس [صلی اللہ علیہ وسلم] کے دو [۲۰۰] نو [۹] ملائے — ہوئی گیارھویں لاجرم غوث اعظم

علی [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] [۱۱۰] کے عدد ایک سو دس ہیں لیکن — ہے نقطہ میں نکتہ رقم غوث اعظم

حسین [۱۲۸] و حسن [۱۱۸] [رضی اللہ تعالیٰ عنہما] کے عدد دیکھنے سے — نظر آئیں ان میں حِکَم غوث اعظم

کہ یوں بارھویں گیارھویں ہو رہی ہے — کیا آٹھ [۸] کو کالعدم غوث اعظم

فنا قلب سے جب ہوئے سارے نقطے — صدا دی رضا [۱۰۰۰] نے ہنم غوث اعظم

صفر میں سفر اس لیے ہے رضا [رضی اللہ تعالیٰ عنہ] کا — رہے قرب خیر الامم - غوث اعظم

محرم صفر پھر مبارک [مراد ربیع الاول و ربیع الآخر] مہینا — ہوئے خوب یکجا [ربیع الاول شریف] بہم [ربیع الآخر شریف] غوث اعظم

مبارک ہو رضوی تمہیں بزم رضوی — طفیلِ شفیعِ امم غوث اعظم

جو تھا پاس ایوب کے نذر لایا
صلہ بھی ہو حسبِ کرم غوث اعظم

تورے آئی ہوں دوارے نوری میاں — مورے جگ اُجیارے نوری میاں
جوت پڑتے ہی نوری دھوم مچی — چھائے بدرا تھے کارے نوری میاں
تورے چرنوں میں آئی راج دھنی — دونوں ہاتھ پسارے نوری میاں
میاں ہئیاں پروں نوری منتی کروں — جاؤں بل بل تہارے نوری میاں
موری نیّا اُدھر ہیں ڈوب نہ جائے — مورے کھیون ہارے نوری میاں
توری پرجا بیت اب کا سے کہے — مورے راج دولارے نوری میاں
پیا سگری نگریا ڈھونڈھ پھری — کون دیس سدھارے نوری میاں
رین اندھیری چندرما تمرے بنا — کاٹوں گن گن تارے نوری میاں

کیا ہی رجوی تہاری بات بنی
ہیں رجا پاس ٹھارے نوری میاں

اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں۔ درس دکھا دو میں جاؤں بلہاریاں
کوہے پیا توسے ریت ملن کی۔ رجوا بتا دے موہے ڈاروں گلے بئیاں
اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

مشکلوں کو تونے آساں کر دیا — اے رضا مشکلکشا دیکھا تجھے
دردِ فرقت کی دوا کر دیجیے — درد اور دُکھ کی دوا دیکھا تجھے
اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

سگرے براتی تورے دوارے ہیں ٹھارے — دو نیں دکھا دو موہے میٹھی بجریاں
اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

غرفہ سے ذرا جھانک کے یہ جلسہ تو دیکھو — عشاق اڑے ہیں کہ نظارہ ہو تمہارا
ہم ایسے گنہگاروں پہ خفگی کی نظر ہے — جو نیک ہی یا بد ہی وہ بندہ ہے تمہارا
کہاں پسارینگے اپنے دامن اُٹھا ئینگے اب کدھر کے ٹکڑے

بھکاریوں کیسے تو موہ گئے ہیں تمھارے اس پاک در کے ٹکڑے
اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

ایسو اچانک پیا کھینچ بھنور سے   ٹوٹ جائے کہیں موری نہ بئیاں
اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

بالم تم ہو اونچی اٹریاں ہم چڑھیاں کھائیں لڑھکیاں
بئیاں پکڑ لو پئیاں پروں میں تم بن چین نہ آوت ہے
اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

احمد جیاؤ الدین عرب میں باجے   ہندی پکاریں توہی امام سئیاں
اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

اعلیٰ حضرت سگرے باجے دنیا واکو مجدد مانے
ناؤں جیاؤ الدین احمد ہی جگت امام کہاوت ہے
اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

دجوی جوگنیا کا لہراسنن کو۔ گھونگھٹ اٹھادے گرو پروں میں پئیاں
اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

بالم ہیچ گھونگھٹ کھینچو نیناترس گئے درشن کو
کیسی ری سکھی میں کیسے مناؤں پی تو روسو جاوت ہے
اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

آج تو قدموں پہ سرکار مچل جانے دو
دلِ ناشاد کے ارمان نکل جانے دو

لے بدل تم تو ہو یکتائے زمانہ مولا
رنگ بدلا ہی زمانہ کا بدل جانے دو

اور بھی کوئی نہیں تمکو گوارا ہوگا
جسکے سینے میں لگی ہو اُسے جل جانے دو

روکتے کیوں ہو ارے روکنے والو مجھکو
کام بگڑے ہو عاصی کے سنبھل جانے دو

نالے اٹھ اٹھ کے ہوئی جاتی ہیں آنکھیں لبریز
اشکو دل کھول کے چشموں کو ابل جانے دو

پوچھتے کیا ہو نکیرین لحد میں مجھ سے
میرا حامی ابھی آیا کوئی پل جانے دو

درد دکھ رنج و مصیبت مرے اعلیٰ حضرت
جیسے ٹلتے رہے اب تک یوہیں ٹل جانے دو

جب فرشتوں نے طلب۔ نامۂ ایوب کیا
اعلیٰ حضرت نے کہا۔ خیر مسل جانے دو

نہیں فرقت تمہاری اب گوارا یا رسول اللہ
یہ دل بیچین ہی بہر نظارا یا رسول اللہ

مری حرماں نصیبی خوش نصیبی سے بدل جائے
جو ہو جائے تمہارا اک اشارا یا رسول اللہ

خدارا تاج والے بے خبر خانہ بدوشوں کی
نہیں اب ہند میں اپنا گزارا یا رسول اللہ

میں ہوں نادار اے مولا تری رحمت کا طالب ہوں
مری قسمت کا چمکا دے ستارا یا رسول اللہ

پڑا بحرِ الم میں رات دن غوطے لگاتا ہوں
نہیں ملتا کسی صورت کنارا یا رسول اللہ

مری جانب سے اے قاصد بصد آداب یوں کہنا
تڑپتا ہی تپ فرقت کا مارا یا رسول اللہ

پریشاں حال ہی عاصی ترا میدانِ محشر میں
مدد کا وقت ہی آجا خدارا یا رسول اللہ

مجھے ابرِ کرم کا ایک چھینٹا ہی فقط کافی
حضورِ داورِ محشر تمہارا یا رسول اللہ

درِ اقدس پہ سر رکھتے ہی قصہ پاک ہو جائے
خدارا یا رسول اللہ خدارا یا رسول اللہ

گروہِ قادری کا حشر میں جب ہو گزر پل سے
تو ہو وردِ زباں نعرہ تمہارا یا رسول اللہ

چھپا خورشید تیرے اک اشارہ میں پلٹ آیا
کہ ہو دابِ رسالت آشکارا یا رسول اللہ

عرب والو نہیں ہے چرچا عجم والوں میں ہی شہرہ
تمہارا یا رسول اللہ تمہارا یا رسول اللہ

نہ جانو اجنبی مجھکو سگانِ کوچۂ طیبہ
لکھا ہی دیکھ لو یہ نام پیارا یا رسول اللہ

خدا رکھے سلامت مصطفےٰ حامد رضا خاں کو
کہ میری زندگی کا ہیں سہارا یا رسول اللہ

ہجومِ عاشقاں ہے تیرے کوچہ میں ہزاروں کا
بلا ایوب رضوی کو خدارا یا رسول اللہ

مجرم پہ نظر مولا ہو جائے کریمانہ
محشر میں بجز تیرے اپنا بھی ہے بیگانہ

فیاض ہی تو ایسا اے ساقی میخانہ
میخوش چلے آتے ہیں جھومتے مستانہ

محتاج غریبوں کو دم بھر میں غنی کر دے
صدقے میں تری آقا کیا شان ہی شاہانہ

انوار الٰہی کے تم مظہر کامل ہو
تم شمع حقیقت ہو کونین ہے پروانہ

ہم درد کو پہلو میں دابے ہیں شہا کب سے
ہمدرد نہیں ملتا کس سے کہیں افسانہ

ہوتی ہی شفا دم میں دم آتا ہے بیدم میں
محبوب خدا کا ہی کیا خوب شفا خانہ

ہم تشنہ لبوں پر بھی للّٰلہ کرم ساقی
لبریز ہوا جاتا ہے عمر کا پیمانہ

ناکامی میں شک کیا ہی کچھ پاس نہیں اپنے
ہاں تیرے رضا کا ہی بس پاس پہ پروانہ

ہستی کو مٹا ڈالا گم ہو گیا وہ تجھ میں
جس جس کے لگا موہنھ کو ساقی ترا پیمانہ

کس فکر میں بیٹھا ہی تکتا ہی سہارا کیا
اُٹھ ہیرے اکیلے چل کر ہمّتِ مردانہ

عرفات کے میداں میں عشاق کا مجمع ہے
یہ شب ہے شبِ عرفہ محفل ہی یہ سالانہ

یوں بستیاں لاکھوں ہیں پر دل کی اگر پوچھو
آباد مدینہ ہے جسمیں ہے نبی خانہ

کاشانۂ اقدس سے کاش آئے ندا یارب
ایوب ترا ہمکو مقبول ہے نذرانہ

آنکھوں میں بسا ہی مرے گلزار مدینہ
اور دل میں رچا ہے مرے دربار مدینہ

ہی گرمیوں پہ خوب ہی بازار مدینہ
سرکار مدینہ ہے خریدار مدینہ

یہ سر ہو مرا اور در و دیوار مدینہ
یہ دل ہو مرا مہبطِ انوار مدینہ

آنکھیں ہیں مری طالب دیدار مدینہ
للّٰلہ بلا لو مجھے سرکار مدینہ

اُجڑے ہوئے ویرانہ کو تیرے مرے آباد
اے عرش نشیں مالک و مختار مدینہ

تم چاہو تو اے نور خدا یہ دلِ تیرہ
ہو جائے ابھی مطلع انوار مدینہ

ممکن نہیں منگتا پھرے مایوس یا محروم
این کار مدینہ و نہ آن کار مدینہ

دُنیا میں دکھادے کوئی اُخریٰ میں بتادے
ہے کون نہیں ہے جو نمکخوار مدینہ

اچھے تو وہ اچھے ہیں بدوں کو بھی نبھالے
کونین کے دولھا شہِ ابرار مدینہ

للّٰہ کرم کر مرے ویرانۂ دل پر
اُجڑا ہوا دل ہو مرا دربار مدینہ

میں رُخ نہ کروں باغِ ارم باغ جناں کا
مِلجائے اگر رہنے کو کہسار مدینہ

ہو جن میں ترا آبِ دہن اے مرے مولا
کوثر سے فزوں ہمکو وہ آبار مدینہ

بہہ جائیں نہ چشمے مری چشموں سے لہو کے
لو یاد پھر آئیں مجھے انہار مدینہ

انہار جناں سے بھی فزوں رتبہ ہے ان کا
انہار مدینہ ہیں یہ انہار مدینہ

زندانیوں کے عقدہ کشا پیارے خبر لے
مضطر ہیں پریشاں ہیں طلبگار مدینہ

یارب مجھے وہ طاقتِ پرواز عطا کر
روزہ ہو جو کعبہ میں تو افطار مدینہ

للّٰہ بُلالو مجھے للّٰہ بُلالو
سرکار مدینے مرے سرکار مدینہ

ق بڑھتا ہی رہے شوق زیارت کا ہمیشہ
اچھا نہ ہو یارب کبھی بیمار مدینہ

ق میں عمر میں سو بار زیارت کروں پھر بھی
کھٹکا ہی کرے دلمیں مرے خار مدینہ

ق تھک جاؤں اگر راہ میں اے قافلہ والو
یہ کہنا کہ اے قافلہ سالار مدینہ

لیجائیں فرشتے مرے لاشہ کو اُٹھا کر
مرجاؤں اگر میں پسِ دیوار مدینہ

اے مرغِ قفس شوق سے پرواز کر اُس دم
جب سامنے ہو گنبدِ سرکار مدینہ

اُس موت پہ سو جان سے ہو جاؤں میں قرباں
مدفن کے لیے پاؤں اگر غار مدینہ

ایوب نہ مایوس ہو تو کلبِ رضا ہے
تجھ پر ہے سدا رحمتِ سرکار مدینہ

بگڑی میری بنادے خواجہ
ٹوٹی آس بندھادے خواجہ

ابرِ کرم کا کوئی چھینٹا
آگ لگی ہے بجھادے خواجہ

ہند کے والی تیری دوہائی
بختِ سیہ چمکادے خواجہ

کبتک ہجر کے صدمے جھیلیں
باغ امید کھلادے خواجہ
کچھ نہیں بھاتا دل کو میرے
غم کے پہاڑ ہٹادے خواجہ
خالی جھولی داتا بھر دے
دستِ کرم کو بڑھادے خواجہ
کان لگے ہیں تیری ہوں پر
دیر ہے کیا فرمادے خواجہ
روضۂ پاک سے باہر آکر
پیارے بول سُنا دے خواجہ
صبر کا پھل سنتے ہیں میٹھا
کاش مجھے بھی دلادے خواجہ
کون ہے جو اس در سے پھرا ہی
خالی ہاتھ بنادے خواجہ

کلبِ رضا ایوب کی عرضی
سُن کر صاد بنادے خواجہ

دو عالم پہ جاری حکومت تمھاری
زمانہ پہ روشن وجاہت تمھاری
سبھی سے وراشان و شوکت تمھاری
خدا جانتا ہے حقیقت تمھاری
یہ کس چاند کی چاندنی چار سُو ہے
خدا کی قسم ماہ طلعت تمھاری
زمیں آسماں کچھ بھی پیدا نہ ہوتا
نہوتی جو منظور خلقت تمھاری
حبیبِ خدا تاجدارِ مدینہ
عجب پیاری پیاری ہے صورت تمھاری
شہا کوئی تمسا ہوا ہے نہ ہو گا
کہ واحد کو منظور وحدت تمھاری
صباحت ملی حق سے یوسف علیہ السلام کو بیشک
مگر ہے زیادہ ملاحت تمھاری
اُجالا زمانہ میں پھیلا رہی ہے
کرن آفتابِ رسالت تمھاری
پڑھا سنگریزوں نے کلمہ تمھارا
تو اشجار نے کی اطاعت تمھاری
نگاہِ کرم اس طرف بھی خدارا
کہ ہر نیک و بد پر ہے رحمت تمھاری
کٹی عمر ساری ہے لہو لعب میں
اب آگے ہے آقا وساطت تمھاری
فقیروں کے ملجا۔ غریبوں کے ماوے
نہیں پھیرنے کی ہے عادت تمھاری

خدا جانے کیا کیا خطائیں ہماری — چھپائیگی محشر میں شفقت تمہاری

یہ مانا سزاوار ہم ہیں سزا کے — مگر قلب میں ہے محبت تمہاری

ہے اسلام پر وقت - مولا دوہائی — عجب کشمکش میں ہے امت تمہاری

کیا ہر طرف سے ہے اعدا نے نرغہ — بھری ہے دلوں میں عداوت تمہاری

قیامت میں اے منکرو دیکھنا ہے — ق — کہ ہوتی ہے کیسی مرمت تمہاری

ارے جن سے ٹھانی ہے تم نے عداوت — ق — انھیں سب ہے روشن خباثت تمہاری

پڑے کیوں ہیں غفلت کے آنکھوں پہ پردے — ق — جہنم میں جھوکے گی غفلت تمہاری

فراموش احسان کرتے ہو کس کے — ق — جسے یاد ہے زیر تربت تمہاری

دو عالم کے سردار نے روتے روتے — ق — گزاری ہیں راتیں بدولت تمہاری

تمہاری ہی خاطر تو دنیا میں آئے — وہاں پر بھی ہوگی حمایت تمہاری

دو عالم کی رحمت نبی ہیں ہمارے — بھلا چاہیں گے وہ ہلاکت تمہاری

نہ مایوس ہو عاصیو دیکھ لینا — ق — کرینگے وہ بیشک شفاعت تمہاری

عجب کیا جو سرکار فرمائیں تم سے — ق — بلاؤ کہاں ہے جماعت تمہاری

ہو کیوں مضمحل خوف کس بات کا ہے — ق — نہیں دیکھی جاتی یہ حالت تمہاری

ذرا مونھ سے بولو نظر تو اٹھاؤ — ق — نہیں ہے گوارا ندامت تمہاری

کہو جو تمنا ہو دل میں تمہارے — ق — رہے کوئی باقی نہ حسرت تمہاری

ارے تم تو احمد رضائی ہو پیارے — ق — مرا چین و آرام راحت تمہاری

چلو حوض کوثر پہ شربت پلائیں — ق — کہ ہو جائے سب دور کلفت تمہاری

اتر جاؤ بے خوف پل سے غلامو — کہ ہے منتظر کب سے جنت تمہاری

بہت صبر ایوب رضوی کیا ہے

چمکنی ہے لو آج قسمت تمہاری

سئیاں تو بسے پردیس ہیں جا۔ یا عبد القادر جیلانی
اب کا سے کہوں اپنی بپتا۔ یا عبد القادر جیلانی

پیرن کے پیر مہاراجہ۔ چیری ہوں دجاکی اَنْ داتا
موری کون بندھاوے دھیر پیا یا عبد القادر جیلانی

سب اپنی اپنی گاوت ہیں ہم نینن نیر بہاوت ہیں
کوُ موکو بتادے واکو پتا یا عبد القادر جیلانی

سُونا جنگل سُونی نگری پیتم ہمری سُدھ بُدھ بسری
گھبراوت ہے راجہ پرجا۔ یا عبد القادر جیلانی

کَل سے بیکل یَکل سے کَل تھی جب کل نہ رہی پھر کل کیسی
کَل کَل کلپے گُر گُر کر یا یا عبد القادر جیلانی

سگری سکھیاں للچاوت ہیں پیا کون نگر میں براجت ہیں
بگداد کے باشی ان داتا یا عبد القادر جیلانی

کیا ہم رے رجا کی مورے پیا سنسار میں باجی بانسریا
رہ رہ کے موہے آئے لہرا یا عبد القادر جیلانی

اُگم سے بدرا کالے کالے ندیا گہری نیّا ہالے
کھیون ہارے موہے پار لگا یا عبد القادر جیلانی

مینگھا برسے بدرا گرجے بجلی چمکے جیارا لرجے
رکھ لاج لدا سر پر ٹانڈا یا عبد القادر جیلانی

پیتم تورے پیّاں لاگوں تن من دھن سب توپہ وارُوں
موہے ٹیر لے ابتو مہاراجہ یا عبد القادر جیلانی

جگ مگ جگ مگ جگ کردینو گم سگرے جگت کو سر لینو

ہم بھی ہیں چکورن ہیں چندا یا عبد القادر جیلانی

بطحا باشی جاگ اُجیارے ایوب الصاری کے دوارے
تم آؤ بلم رجوی انگنا یا عبد القادر جیلانی

پیارے رضا کی گگریا آئی
اچھے میاں کی سبیل سے بھر کر
آلِ رسولی جلوہ گری ہے
نوری میاں کے نور سے جاگ اُٹھ

شاہِ ہدا کی گگریا آئی
اچھے رضا کی گگریا آئی
احمد رضا کی گگریا آئی
چندر ما کی گگریا آئی

رحمت باری کیوں نہو رضوی
ابرِ سخا کی گگریا آئی

شاہِ احمد رضا کی گگر آئی
خوب سیراب ہو آج تشنہ لبو
قادری بوذرا بڑھ کے نعرہ لگے
پی کے دو بوند ایمان تازہ کرو
خیر مقدم کریں سارے خورد و کلاں
مشکلیں ساری کیوں پانی پانی نہوں
کیوں نہ مایوسیاں موںھ چھپانے لگیں
حاسدوں پر گراتی ہوئی بجلی

نائبِ مصطفٰے کی گگر آئی
میرے بحرِ سخا کی گگر آئی
شیرِ غوث الوریٰ کی گگر آئی
فرحتِ جا لفزا کی گگر آئی
دین کے پیشوا کی گگر آئی
میرے مشکلکشا کی گگر آئی
میرے حاجت روا کی گگر آئی
جگمگاتی رضا کی گگر آئی

رضوی جام جم جم پلا بھر بھر
لے امام الہدےٰ کی گگر آئی

نائبِ غوث الوریٰ احمد رضا خاں قادری
بول بالا ہے ترا احمد رضا خاں قادری

دین حق کے رہنما احمد رضا خاں قادری
مرتبہ اعلٰے ترا احمد رضا خاں قادری

سامنا تیرا کرے کوئی بھلا کس کی مجال
تجھ پہ ہے فضلِ خدا احمد رضا خاں قادری

دینِ حق کے سرکشوں کو سرنگوں تو نے کیا
تو ہے وہ شیرِ خدا احمد رضا خاں قادری

ہو گئی کافور تجھ سے ظلمتِ کفر و نفاق
نورِ حق کا چاندنا احمد رضا خاں قادری

کر سکیں چون و چرا اعدائے دیں کس کی ہے مجال
بجگیا ڈنکا ترا احمد رضا خاں قادری

سر خمیدہ ہو گئے کفارِ ناہنجار کے
وہ اٹھا خامہ ترا احمد رضا خاں قادری

تیری ذاتِ پاک سے روشن زمانہ ہو گیا
نائبِ شمس الضحیٰ احمد رضا خاں قادری

جلوۂ پر نور سے تیرے ہوئے روشن قلوب
نائبِ بدر الدجیٰ احمد رضا خاں قادری

بر زباں احمد ضیاء الدیں عرب میں تیرا نام
خود بخود جاری ہوا احمد رضا خاں قادری

تیری مرضی کیوں نہ ہو مرضی خدائے پاک کی
تو ہے احمد کی رضا احمد رضا خاں قادری

جانشینِ بو حنیفہ اہلسنت پر رہے
سایہ افگن دائما احمد رضا خاں قادری

آ گیا سورج سروں پر غافلو ہشیار ہو
دے رہا ہے یہ ندا احمد رضا خاں قادری

ہے تقاضائے اجل افسوس منزل دور ہے
اے مرے مشکلکشا احمد رضا خاں قادری

آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھوں غیر کا حسن و جمال
میری نظروں میں بسا احمد رضا خاں قادری

جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے یوم النشور
سر پہ سایہ ہو ترا احمد رضا خاں قادری

عبدِ عبد المصطفےٰ پر رکھ عنایت کی نظر
ہے یہ عبد المصطفےٰ احمد رضا خاں قادری

پھر بہار آئی چمن میں پھر اٹھا جوشِ جنوں
رحم کن بر حالِ ما احمد رضا خاں قادری

کیا ہی میٹھی نیند آئے تیرے قدموں پر اگر
ہو مرا لاشہ پڑا احمد رضا خاں قادری

توڑتا ہو دم سنہری جالیوں کے سامنے
قادری رضوی ترا احمد رضا خاں قادری

اے آفتابِ عالماں یا سیدی یا مرشدی
اے ماہتابِ عارفاں یا سیدی یا مرشدی

اے چارۂ بیچارگاں یا سیدی یا مرشدی
اے غمگسارِ عاجزاں یا سیدی یا مرشدی

ہاں مقتدا و پیشوا یہ تو بتا تیرے سوا
کس سے کہوں جاؤں کہاں یا سیدی یا مرشدی

ناشاد کا دل شاد ہو اُجڑا چمن آباد ہو
آئے بہار نے خزاں یا سیدی یا مرشدی

نادار ہوں لاچار ہوں حاضر سرِ دربار ہوں
تسکین قلوبِ خاک دماں یا سیدی یا مرشدی

کس سے کریں فریاد ہم کسکو سنائیں حالِ غم
ہم رہ گئے تنہا یہاں یا سیدی یا مرشدی

کیسے مبارک تھے وہ دن سُنتے تھے سبکی من وعن
ق
اب ہم یہاں اور تم وہاں یا سیدی یا مرشدی

گو اب بھی سب سُنتے ہو تم بس ہے فقط نظروں سے گم
فریاد رس خلد آشیاں یا سیدی یا مرشدی

واللہ وہ پایا تجھے جس کا نہ ہمپایہ ملے
ڈھونڈھوں اگر سارا جہاں یا سیدی یا مرشدی

علمائے ارضِ محترم یوں تھے جلو میں محتشم
ہمراہِ ناقہ ساربان یا سیدی یا مرشدی

احمد ضیاء الدین لقب تجھکو عطا فرمائے رب
واللہ کیا ہے عز و شان یا سیدی یا مرشدی

شہرہ عراق و شام ہے احمد رضا کیا نام ہے
سارا عرب رطب اللسان یا سیدی یا مرشدی

ہر غنچہ و گل شاد ہے رضوی چمن آباد ہے
تیری بدولت باغبان یا سیدی یا مرشدی

نزدیک و دور افتادگاں فرقت سے ہیں جاں بجاں
بسمل ہے بسمل نیمجان یا سیدی یا مرشدی

مہمان عرس قادری حاضر ہیں بہر حاضری
کر لے قبول اے میزبان یا سیدی یا مرشدی

خورد و کلاں مشتاق ہیں پیاسے جگر عشاق ہیں
بیتاب ہیں پسماندگان یا سیدی یا مرشدی

بحرِ علوم معرفت اہلِ سنن کی عافیت
اعدا پہ ہو آتش فشاں یا سیدی یا مرشدی

ڈاکو لٹیرے تاک میں ہیں دہشت وحشتناک ہیں
غربت زدہ ہے کارواں یا سیدی یا مرشدی

احناف کے اب بے اماں ہیں مضطرب دلدادگاں
ڈھونڈھے کہاں ہندوستاں یا سیدی یا مرشدی

اللہ میں قدرت ہے سب قسمت مگر کھلتی ہے اب
ہوگا نہ تم سا پاسباں یا سیدی یا مرشدی

مہکے سدا یہ بوستاں پھولیں پھلیں شہزادگاں
اور جملہ صاحبزادگاں یا سیدی یا مرشدی

کیسے دنوں کے پھیر ہیں اپنے نظر میں غیر ہیں
اور غیر زمرہ دوستاں یا سیدی یا مرشدی

ایوب کا رکھ لے بھرم مالک مرے حسبِ کرم

بس ہو چکا اب امتحاں یا سیدی یا مرشدی

کیا حلاوت میرے مولا تیرے افسانے میں ہے
جسکو دیکھو راگِ الفت ہر گھڑی گانے میں ہے

یا عظیم الجود میں بھی جبکہ ناداروں میں ہوں
پھر تامل کیوں مری بگڑی سنبھل جانے میں ہے

ہائے وہ دیوانہ ہے کہنے کو کہہ لو ہوشیار
ہوشیاری ہے یہی جو تیرے دیوانے میں ہے

عمر بھر تو ناز برداری میں گزری ہے دلا
ہائے اب کیا مدعا تیرا مچلجانے میں ہے

بادۂ الفت کے متوالوں کو جب ہے اذنِ عام
پھر تو ساقی میرا حصہ تیرے میخانے میں ہے

آن واحد میں کرے زیر و زبر یہ بحر و بر
جوش بڑھ جائے اگر جو تیرے مستانے میں ہے

زائرو پلٹے کہاں سے منزلِ مقصود سے
زندگی کا لطف سچ پوچھو تو مٹجانے میں ہے

داڑھیوں کا ہے صفایا زیب تن پتلون کوٹ
حیف کیسا امتیاز اپنے نہ بیگانے میں ہے

پوچھتے ہو مجھ سے کیا تم قبر میں منکر نکیر
رستگاری کا اشارہ صاف پروانے میں ہے

مالکِ کوثر شفیع روز محشر آ گیا
دیر کیا اب فردِ عصیاں کے دھلجانے میں ہے

کیوں نہیں چلتے فقیرو اُس سخی سرکار میں
کیا مزہ یاں در بدر کی ٹھوکریں کھانے میں ہے

رُخ سوئے میخانہ کرتے ہی تو ہوتا ہے سرور
جانے پھر تاثیر کیا ساقی کے پیمانے میں ہے

حالِ دل اپنا کہیں تیرا سُنیں صحرا نورد
کس طرف آہ و بکا ہے کون ویرانے میں ہے

اُٹھ رے دل ہشیار ہو چل شاہِ بطحا کے حضور
کیا نتیجہ بیٹھے بیٹھے اشک برسانے میں ہے

تو تو ہے ایوب رضوی شیخ تیرا ہے رضا
ناامیدی کیوں تجھے امداد کے آنے میں ہے

عرب میں کیا گل وحدت کھلا ہے
معطر سارا عالم ہو رہا ہے

یہ جو کچھ ساز و ساماں رونما ہے
تری خاطر حبیبِ کبریا ہے

مہ و خورشید کو کس کا دیا ہے
ترا بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ ہے

فنا تجھ میں جو کوئی ہو گیا ہے
فنا کیا ہو گیا باقی بقا ہے

بہارستاں ہے شہر مدینہ
نگارستان کیسا دلکشا ہے

تصدق گنبد گردوں۔ وہ گنبد
زیارت گاہ عالم ہو رہا ہے

چلو طیبہ گنہگارانِ امت
کہ واں جانِ جہاں جلوہ نما ہے

وہی فریاد رس ہے بیکسوں کا
وہی محتاج کا حاجت روا ہے

کوئی پوچھے نہ پوچھے بات میری
کہ جب تو پوچھنے والا مرا ہے

کڑی منزل عدم آباد کی ہے
مرے مولا ترا ہی آسرا ہے

مزہ اس موت کا چکھنا ہے سب کو
فنا آخر فنا آخر فنا ہے

ستارہ کیوں نہ میرا اوج پر ہو
اُدھر آقا اِدھر احمد رضا ہے

مجھے کیا خوف ہو وزنِ عمل کا
حمایت پر مرا حامی تُلا ہے

صبا طیبہ اُڑا لے چل خدارا
کہ یہ آلِ عبا کی خاکِ پا ہے

چمک اُٹھ اُٹھ کے رہ جاتی ہے دل میں
شہا اس درد کی تو ہی دوا ہے

مریضانِ محبت حق تو یہ ہے
دیارِ پاک کیا دار الشفا ہے

ملے گا پر ملے گا بے نواؤ
عمیم الجود امام الانبیا ہے

بڑھو زیرِ لوا جانے کدھر ہو
صدائے شافع یوم الجزا ہے

برات ابرار کی لو آن پہنچی
ہر اک قصرِ جناں کا باب وا ہے

قلم برداشتہ ایوب لکھ دے
خدا کے بعد محبوبِ خدا ہے صلی اللہ علیہ وسلم

چھپا لے اے پناہِ بے پناہاں پاک دامن سے
کہ عاصی حشر برپا کر رہے ہیں شور و شیون سے

لگائے آسرا آئے ہیں زائر تیرے روضہ پر
منازل طے شبانہ روز کر کے اپنے مسکن سے

خدارا آج والے لاج رکھنا ہم غریبوں کی
اُٹھائے جائیں جس دم روزِ محشر اپنے مدفن سے

دلِ ناشاد کر موقوف نالے رات باقی ہے
نکل آئیں نہ مرغانِ سحر باہر نشیمن سے

مجاہد جوق جوق آتے گلے کٹواتے مقتل میں
مقابل لشکر اسلام تھا جب فوج دشمن سے

علی شیر خدا کا شیر تنہا رہگیا پھر بھی
بسر اسیمہ تھے خستہ حال سارے اشقیا ان سے

دل وحشی کو بہلانے قدم باہر نکالا ہے
نہ چھیڑ و عندلیبان چمن جاتے ہیں گلشن سے

رُکے جب سانس کا ڈورا کفن میں کوئی رکھدینا
کہیں الجھائے گر تار قبا اُس پاک اُترن سے

کسی کے حسرت و ارماں کف افسوس مل مل کر
بلکتے ہیں مچلتے ہیں لپٹ جاتے ہیں فن سے

اعزا اقربا احباب کا دعوی ہی دعوی تھا
نہ لایا کوئی تربت پر چڑھانے پھول گلشن سے

اندھیری رات جنگل گور تیرہ آہ تنہائی
اُجالا ماہ طیبہ اب تو کردے روئے روشن سے

امیدیں آرزوئیں حسرتیں صدہا تمنائیں
یہ کس کو تکتی ہیں گردن نکالے دلکے مدفن سے

گھٹا اُمڈی بڑھا سودا ہوا کوندا گری بجلی
الٰہی خیر بہہ جائیں نہ چشمے شور و شیون سے

غزالان حرم سرگوشیاں کرنے لگے باہم
براق برق دم لیکر اڑا جب انکو مسکن سے

بلالے اپنے قدموں میں شہا ایوب رضوی کو
بجھیگی تشنہ لب کی تشنگی تلووں کے دھوون سے

زائروں کے قافلے ہر سال جاتے دیکھکر
نامرادوں کو کھڑے آنسو بہاتے دیکھکر

عاشقوں کو ذوق میں نعرے لگاتے دیکھکر
یانبی اب تو دل بیتاب مچلا جائے ہے

دیکھیے کبتک مدینے سے بلاوا آئے ہے

بندۂ درگاہ کی غم سے رہائی کیجیے
دور سرکار کرم دور جدائی کیجیے

رہنمائی کیجیے مشکل کشائی کیجیے
راستہ دیکھا نہیں قاصد بھٹکتا جائے ہے

دیکھیے کبتک مدینے سے بلاوا آئے ہے

صبر کا ثمرہ سُنا کرتے ہیں میٹھا ہے حضور
صابروں کو رات دن تقسیم ہوتے ہیں قصور

وائے ناکامی کہ مجھ میں سیکڑوں لاکھوں قصور
یاس و حرماں سے دل ناشاد بیٹھا جائے ہے

دیکھیے کبتک مدینے سے بلاوا آئے ہے

وادیِ طیبہ کے جلوو۔ پاک ارضِ محترم
اے حریم خاص اور اے منبرِ والا حشم
تم کرو ہر دم نظارہ اور یہ با چشم نم
دور افتادہ سنہری جالیو للچائے ہے
دیکھیے کبتک مدینے سے بلاوا آئے ہے

یا الٰہ العالمیں بندہ ترا ناشاد ہے
بارگاہِ احدیت میں بارہا فریاد ہے
کیسی بستی ہی مدینہ کی کہاں آباد ہے
شعلۂ عشقِ نبی سینہ میں بھڑکا جائے ہے
دیکھیے کبتک مدینے سے بلاوا آئے ہے

کعبہ و بطحا کے نقشے دلنشیں ہونے لگے
دور افتادہ کلیجہ تھام کر رونے لگے
دل ہی دل میں اہلِ دل اشکوں سے موتھ دھونے لگے
ابر آیا جھوم کے میزاب زریاد آئے ہے
دیکھیے کبتک مدینے سے بلاوا آئے ہے

مرنے والے موت پر کیسا منائیں یوم عید
پردہ پردہ میں اٹھیں ہو لی حجابات بعید
زندگی سے موت ہی اچھی کہ ہی تو یہ امید
قبر سے کھڑکی مزار پاک تک کھلجائے ہے
دیکھیے کبتک مدینے سے بلاوا آئے ہے

رہروانِ کوئے جاناں ٹھہرنا اے بھائیو
بندہ لاچار ہوں احسان یہ فرمائیو
وقتِ رخصت مرف اتنا عرض کرتے آئیو
سبز گنبد کے کلس تو کیوں مجھے ترسائے ہے
دیکھیے کبتک مدینے سے بلاوا آئے ہے

ضبط سے لے کام اے ایوب رضوی ضبط سے
ہوش میں آ یہ ہیں ترے الفاظ کچھ بے ربط سے
لوگ دیوانہ کہیں کہنے لگیں نہ خبط سے
تیرے نالوں سے تو اب موتھ کو کلیجہ آئے ہی
دیکھیے کبتک مدینے سے بلاوا آئے ہے

سواری دولہا کی آن پہنچی گناہگاروں کی بن پڑی ہے
مچل رہے ہیں تڑپ رہے ہیں برات ساری اڑی کھڑی ہے

صراط پر کوئی نام لیوا بلک بلک کر یہ کہہ رہا ہے
حضور آئیں مجھے بچائیں کہ جان مشکل میں آپڑی ہے

کسی سے اعمال کی ہے پرسش کسی کے اعمال تُل رہے ہیں
کسی کو میزان پہ لا رہے ہیں ندا کسی کی گھڑی گھڑی ہے

کشاں کشاں لیچلے کسی کو فرشتے سوئے جحیم آقا
کوئی خجالت سے موںھ چھپائے اور آنسوؤں کی بندھی جھڑی ہے

اُمنڈ کے کوثر پہ ایسے آئے کہ ایک پر ایک گر رہا ہے
کسی کی حالت ردی ہوئی اور کسی کی باہر زباں پڑی ہے

تمہاری امت کی انبیا نے ہے کی تمنا شفیعِ محشر
کہ دن قیامت کے پیشِ داور تمہاری امت بڑھی چڑھی ہے

قصور جنت سبھے سجائے قصور والوں کو بٹ رہے ہیں
پرے جمائے صفوں کو باندھے ہر ایک حور جناں کھڑی ہے

مدینہ والے کے لاڈلے کا ہی خاص بندہ رضا ہمارا
تو پھر ہی کیا غم بچا ہی لیگا اگرچہ منزل بڑی کڑی ہے

طفیل حسنین یا حبیبی ہمارے مخدوم شاہزادے
رہیں صدا ایک جاں دو قالب دعائے ایوب ہر گھڑی ہے

بلما شفاعت نگریا والے
سئیاں تورے بل بل جاؤں
پئیاں پرت ہوں ہنتی کرت ہوں
جوگ لیو ہے تمرے کارن
چیری کہاؤں میں تورے رجا کی

رحم کرم کی نجریا والے
پیاری پیاری صورتیا والے
چندا جگت کی اُجریا والے
میٹھی رسیلی بجریا والے
رجوا احمد نگریا والے

رین اندھیری دور نگریا
نور کی مکھ پہ چُندریا والے

بیچ بھنور میں آن پھنسی ہے
نیّا موری کھویّا والے

گوٹ نگر کے راج کنورا
سب سے اونچی اٹریا والے

سپنے میں خواجہ درس دکھا جا
جلگگ پیاری سجریا والے

رجوی رجا کی باٹ تکت ہے
کہیتوپی کی ڈگریا والے

ہزاروں سے اعلیٰ ہمارا رضا ہے
ہزاروں میں یکتا ہمارا رضا ہے

ہزاروں کا ملجا ہزاروں کا ماویٰ
ہزاروں کا مولا ہمارا رضا ہے

ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کے حق میں
ہدایت کا پُتلا ہمارا رضا ہے

جو مانگوگے پاؤگے اے بینواؤ
سخاوت کا دریا ہمارا رضا ہے

کوئی ایسا پابند سنت بھی دیکھا
بتاؤ تو جیسا ہمارا رضا ہے

پڑیں کیوں نہ تربت پہ للچائی نظریں
یہاں جلوہ فرما ہمارا رضا ہے

کیا دودھ کا دودھ پانی کا پانی
حقیقت کا آلہ ہمارا رضا ہے

ادھر قلب میں وسوسہ کوئی آئے
اُدھر دور کرتا ہمارا رضا ہے

جنھیں آج حاصل ہے فخرِ غلامی
لگاتے ہیں نعرہ ہمارا رضا ہے

چلو پھول چن لائیں سہرا سجائیں
بنا آج دولھا ہمارا رضا ہے

خبردار اعدا کے دم میں نہ آنا
یہ کرتا وصایا ہمارا رضا ہے

تمیزِ حق و باطل کی تفہیم کرکے
تمھیں پھر جتاتا ہمارا رضا ہے

نہ بھولیں گے تا حشر اللہ والے
رہیگا وظیفہ ہمارا رضا ہے

وہ مہرِ شریعت یہ نجمِ شریعت
بنی چاند تارا ہمارا رضا ہے

عجم ہی نہیں بلکہ سارے عرب میں
ہوا جس کا شہرہ ہمارا رضا ہے

	ق	
کیا عمر سے دس گنا کام جس نے	ق	وہ بس اک اکیلا ہمارا رضا ہے
اگر دنیا مددگار بھی کاش ہوتے	ق	اور ایسے کہ جیسا ہمارا رضا ہے
تو آجاتا سینہ سے باہر عزیزو		کہ ارشاد کرتا ہمارا رضا ہے
نہ کیوں دیکھتے ہی خدا یاد آئے		کہ مظہر اُسی کا ہمارا رضا ہے
خودی کو مٹاتا خدا سے ملاتا		ہمارا رضا ہے ہمارا رضا ہے
تکبر۔ تصنع سے دائم منزہ		طمع سے مبرّا ہمارا رضا ہے

سگِ آستانہ ہی ایوب رضوی
کِھلاتا پلاتا ہمارا رضا ہے

داتا موری گگریا بھر دے	رجوا موری گگریا بھر دے
ٹھاری ہوں توری آس لگائے	بلما موری گگریا بھر دے
جیسی بھری سگری سکھین کی	سئیاں موری گگریا بھر دے
زمزم ہو یا کوثر پیارے	دولھا موری گگریا بھر دے
گوٹ نگر کے پنگھٹوا سے	مولا موری گگریا بھر دے
آلِ رسولی نہر سے بالم	رجوا موری گگریا بھر دے

دجوی کوک رجا کے دوارے
رجوا موری گگریا بھر دے

اعلیٰ حضرت اچھے رضا کی چادر آئی دھوم سے
مہدیِ برحق راہِ ہدا کی چادر آئی دھوم سے

کیوں نہ ہو چاندی آج غلاموں سنتے ہو آتی کیا ہے ندا
حامیِ سنت کانِ سخا کی چادر آئی دھوم سے

قادریو ہاں بڑھ کے لگاؤ زور سے نعرہ جھوم کے

قبلہ و کعبہ قبلہ نما کی چادر آئی دھوم سے

کس کی مجال مقابل آئے کون ملائے آنکھ سے آنکھ
شیر خدا کے شیر خدا کی چادر آئی دھوم سے

کلیاں چٹکیں گلشن مہکے کیوں نہ عنادل ہوں سرشار
آلِ رسول کے محوِ لقا کی چادر آئی دھوم سے

شور نقیباں سنکے فدائی جوش میں کہتے پے در پے
مشعلِ نور حبیبِ خدا کی چادر آئی دھوم سے

تحفۂ رضوی پیش ہوتے ہی خورد و کلاں میں شور ہوا
نائبِ شافعِ روزِ جزا کی چادر آئی دھوم سے

پیارے رجا موہے درس دکھادے
کبھوں نہ چھوٹے کو چھوڑا دے
نیا ادھر میں ڈوب نہ جائے
ڈھونڈھ پھری چودیس میں بلما
سونی پڑی ہیں تم بن گلیاں
اب سے پہلے کبھوں نہ پی ہو

ٹوٹی بھئی موری آس بندھا دے
ایسو گہرو رنگ چڑھا دے
ندیا چڑھی موہے پار لگا دے
اپنے ملن کی ریت بنا دے
رنگ رچا دے دھوم مچا دے
آج تو رجوا ایسی پلا دے

ٹیر پڑی ہے راج کنور کے
جادجوی جھولی پھیلا دے

مارہری دولھا والے سرکار بریلی والے

تو جگت امام کہاوے۔ تو دین کی بات بتاوے۔ تو سیدھی راہ چلاوے سرکار بریلی والے
بلما میں واری جاؤں۔ پھولن کی سیج بچھاؤں۔ درشن جو تمرے پاؤں سرکار بریلی والے
وہ پیاری پیاری دعائیں۔ رہ رہ کر ہمیں یاد آئیں۔ وہ کہاں بھلا اب پائیں سرکار بریلی والے

تم جائے بسے پردسوا۔ گھر اوت ناہی جیرؔوا۔ پٹھوں میں کا سے سندسوا سرکار بریلی والے

لے گھونگٹ گروؔ اٹھادی جوگن کی سیدھ بندھائے۔ احمد نگری پہنچادے سرکار بریلی والے

ہونیا کا ؤ ھر بھی پھیرا۔ سکھین نے ڈار وڈیرا۔ ساگر پہ لگو ہے میلہ سرکار بریلی والے

میں ڈھونڈھ پھری ہر یا کھر۔ پی کہاں براجے جاکر۔ کو بھرے رجایہ گاگر سرکار بریلی والے

سکھین کے دھیر بندھیا۔ بلہاری جاؤں کھوتیاؔ۔ منجدھار میں ڈولے نیاؔ سرکار بریلی والے

رجوی جب چھوڑی چولا۔ اور لائیں سکھیاں ڈولا۔ چرنوں میں جگہ دے مولا سرکار بریلی والے

دولھا میں واری گگریا بھر دے
کب سے ہوں ٹھاری گگریا بھر دے

اپنی اپنی نگری پہنچ گئیں
سکھیاں ساری گگریا بھر دے

برکھا برسے بجلی چمکے
رین اندھیاری گگریا بھر دے

چرنن آئی راج کنوروا
توری پنہاری گگریا بھر دے

گھیرے ٹھاریں سگری سکھیاں
توری اٹاری گگریا بھر دے

پنگھٹ لاگو چوکی پہرہ
بھر دے ہماری گگریا بھر دے

جگمگ جگمگ دھوم سے لائی
رجوی تہاری گگریا بھر دے

مختصر اتنو خدارا شب ہجراں ہوجائے
صبحِ امید عیاں نیّر تاباں ہوجائے

اور یہاں نام رقم فردِ مریضاں ہوجائے
دردِ دل کا مرے مولا کوئی درماں ہوجائے

یا کسی طرح شکیبائی کا ساماں ہوجائے

میرے سرتاج مری سر میں ہی سودا تیرا
میرے مالک مرے لب پر ہی وظیفہ تیرا

میرے آقا مجھے محبوب ہے چہرا تیرا
میری نظروں سے نہ اوجھل ہو سراپا تیرا

نقشِ پاک آئینۂ دل میں نمایاں ہوجائے

بزمِ عشاق کا مجمع بھی ہی کافی وافی
طالبِ دید ہی ہر ایک ترا شیدائی

دیر گزری ہی پر امید کرم ہے باقی — رخِ روشن سے نقاب اپنو اُٹھا دے ساقی

تاکہ سیرابیِ جامِ مئے عرفاں ہو جائے

کس سے فریاد کرے کُنجِ لحد میں دلِ ریش — حیف خواہر نہ برادر نہ پدر اور نہ خویش
اب نہ وہ چین کی راتیں ہیں نہ ایامِ عیش — تیرہ و تار ہی تنہائی ہے منزل درپیش

رہبرِ دینِ متیں شمعِ فروزاں ہو جائے

حسرت و یاس کا تربت پہ ہے شورِ ماتم — آمد آمد ہے نکیرین کی غوثِ اعظم
کشمکش میں ہی گرفتار یہ جانِ پُر غم — شبِ تاریک ہی تنہائی ہے ہُو کا عالم

چاند تا کنجِ لحد میں مہِ جیلاں ہو جائے

پھر تلاطم کے نظر آتے ہیں کچھ کچھ آثار — ای رضا تو ہی لگائے گا مرا بیڑا پار
ناؤ چکرانے لگی بحرِ الم ہے ذخّار — کوئی حامی ہی نہ یاور ہی مرا اے سرکار

تو جو چاہے تو ابھی دور یہ طوفاں ہو جائے

کشمکش میں ہوں گرفتار ذرا دیکھو تو — کیا لگا دل کو ہے آزار ذرا دیکھو تو
سانس لینے کا نہیں وار ذرا دیکھو تو — مُردنی چھائی ہے سرکار ذرا دیکھو تو

وقت امداد ہی مشکل مری آساں ہو جائے

تیرے دربار کی کیا شان ہی اللہ اللہ — شور کاشانۂ اقدس پہ ہے شیئاً للہ
ہاتھ خالی کوئی سائل نہیں پھرتا واللہ — میں بھی ادنیٰ سگِ ناکارہ ہوں فانی فی اللہ

کچھ تو اس خوانِ کرم سے مجھے فرماں ہو جائے

کیسے دربار دُر بار میں روکے درباں — اہلسنت پہ سدا تو نے کیے ہیں احساں
میں بھی پروردہ ہوں سرکار کرم ہو پُرساں — کوئی حسرت نہ رہے اور نہ کوئی ارماں

میری عرضی کو اگر سُن کے فقط ہاں ہو جائے

درِ والا پہ لگا رہتا ہے ہر دم تانتا — اس پہ موقوف نہیں ہو کوئی رشتہ ناتا

عام بازار ابھی کسی کو نہیں روکا جاتا
بھیک بھر بھر کے لیے جاتے ہیں منگتا داتا

ہمنواؤں میں بھکاری نہ پشیماں ہو جائے

سر بازار نہ ہو جائے کہیں مطعونی
آہ کے ساتھ ہیں یوں کیسی ہی بھونی بھونی

آزمانا ہے تو لے آگ لگا دے دونی
دل مہجور یہ کیا تو نے رمائی دھونی

ایسی سلگن ہے تو ہر داغ چراغاں ہو جائے

دلمیں جو ٹھان لیا ہی نہیں ٹلنے دیتے
ہائے کچھ فکر مداوا نہیں کرنے دیتے

پٹیاں اور بدلنا جو بدلنے دیتے
دو قدم آبلے اب تو نہیں چلنے دیتے

خوب سیراب ہر اک خار مغیلاں ہو جائے

آگ لگجائے نہ خرمن میں خدا خیر کرے
چار تنکے ہیں نشیمن میں خدا خیر کرے

دل بہلتا نہیں گلشن میں خدا خیر کرے
لیجلا جوش جنوں بن میں خدا خیر کرے

تار تار آج نہ پھر جیب و گریباں ہو جائے

طول اتنا دیا ایوب نے افسانے کو
شام سے صبح ہوئی شمع پہ پروانے کو

اے نسیم سحری چھیڑ نہ دیوانے کو
توڑ کر پھینک نہ دے صبر کے پیمانے کو

بیخودی میں نہ کہیں دست و گریباں ہو جلئے

۷۸۶
۹۲

ضروری التماس

میری ایک مدت مدید سے یہ تمنا ہے کہ فاضل ہندوستان حضور پرنور اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کی سوانح عمری شریف کسی طرح مکمل ہو جاتی مگر کجا میں اور کجا اُس مجدد دین و ملت کی بلند و بالا شان۔ میں نے علم اور وہ دنیائے علم و معرفت۔ سونے پر سہاگہ یہ کہ اُن کے فیوض و برکات محدود نہیں۔ عرب و عجم کے مسلمانوں کو اُس ذات قدسی صفات سے گہرا تعلق اور نہ ٹوٹنے والا واسطہ تو اُن کی پاک زندگی کے متعلق کوئی ایک مقامی آدمی کیا اظہار خیال کر سکتا ہے اس کام کی تکمیل تو جب ہی ممکن ہے کہ مقامی اور غیر مقامی حضرات سب کے سب اس طرف توجہ فرمائیں اور جس قدر علمی کمالات یا کشف و کرامات اور دیگر واقعات اُن کے علم میں ہوں قلمبند فرما کر ارسال فرمادیں نیز جن حضرات نے میری پہلی گزارش پر کچھ حالات جمع کر لیے ہوں جلد از جلد نظر ثانی فرما کر پتہ ذیل پر فقیر کے نام ارسال فرمادیں۔

سگِ بارگاہ رضویہ
فقیر ایوب علی رضوی غفرلہ
رضوی منزل
بریلی

باغ فردوس

۱۳۵۳ھ

معروف بہ

گلزار رضوی